سب کے لیے تعلیمی مہم پروگرام
سب پڑھیں، سب بڑھیں

مفت تقسیم

درجہ - 6

سماجی، معاشی اور سیاسی زندگی

حصّہ-1

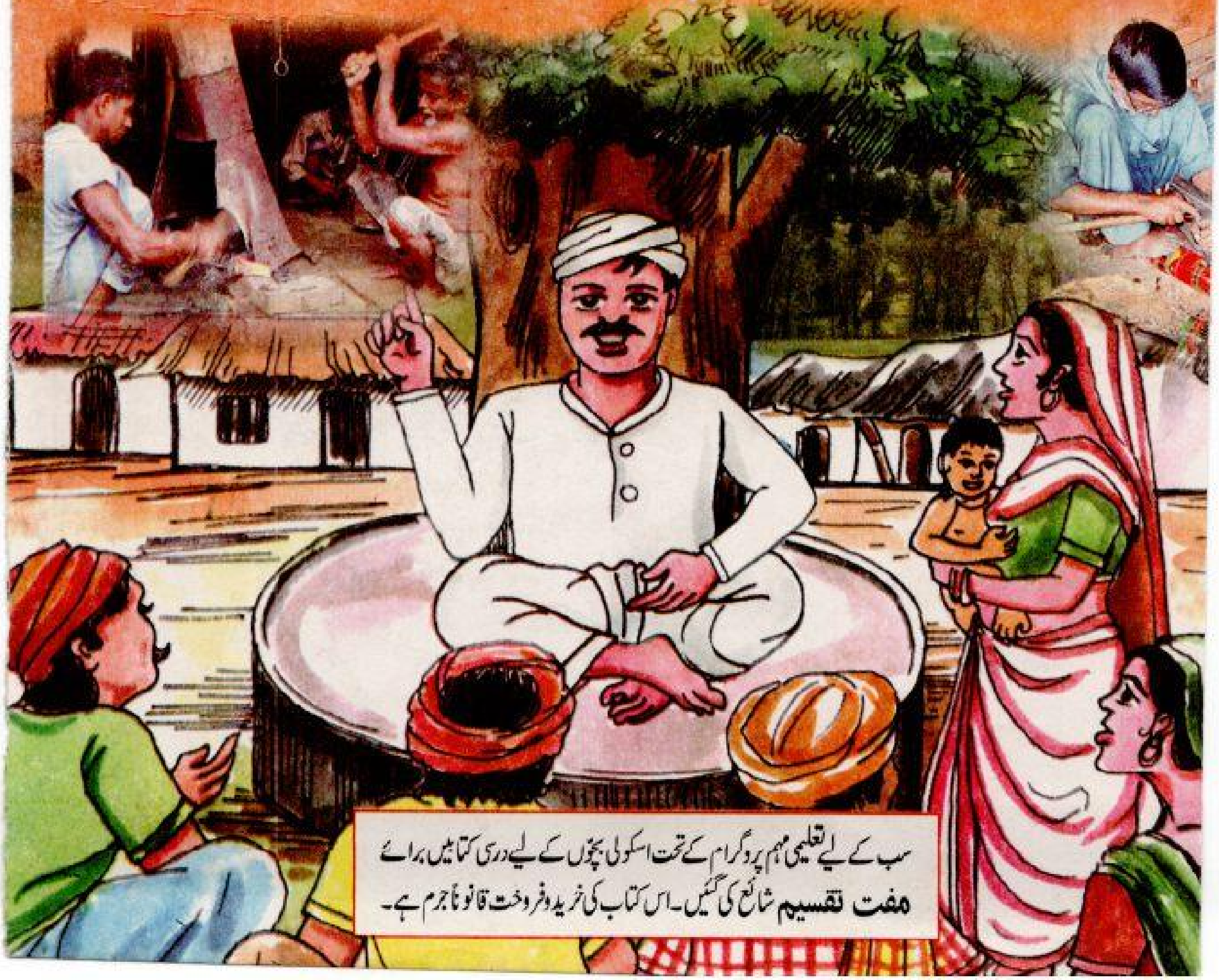

سب کے لیے تعلیمی مہم پروگرام کے تحت اسکولی بچّوں کے لیے درسی کتابیں، برائے **مفت تقسیم** شائع کی گئیں۔ اس کتاب کی خرید وفروخت قانوناً جرم ہے۔

بہار معیاری تعلیمی مہم (بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل) کی
جانب سے چلائی جارہی بیداری مہم
"سمجھیں — سیکھیں"
معیاری تعلیمی مہم کے بیس رہنما اصول

1. اسکولوں کا وقت سے کھلنا اور بند ہونا۔
2. وقت پر تعلیمی سیشن کا انعقاد۔
3. ہر ایک بچے اور استاد کی اسکول کے وقت میں، اسکول میں موجودگی۔
4. ہر ایک بچہ اور ہر ایک استاد سیکھنے۔سکھانے کے عمل میں غرق ہو۔
5. اساتذہ کو بچوں کے تعلیمی معیار کی واقفیت اور اس کے تئیں مستعدی۔
6. مسلسل اور گہرائی کے ساتھ صلاحیتوں کی جانچ۔
7. درجہ۔1 کے لئے خاص طور پر کل وقتی اساتذہ۔
8. اسکول کے سبھی درجات میں بلیک بورڈ کا مکمل طور سے استعمال۔
9. سبھی درجات میں روزانہ کے تعلیمی ٹائم ٹیبل کی دستیابی اور اس کا استعمال۔
10. آخری گھنٹی میں کھیل کود، آرٹ اور ثقافتی سرگرمیاں۔
11. اسکول میں دستیاب کرائی گئیں کہانی کی کتابیں اور کھیل کود کے سامانوں کا استعمال۔
12. Menu کے مطابق دوپہر کے کھانے (Mid-day meal) کی پابندی کے ساتھ روزانہ تقسیم۔
13. فعال بچوں کا پارلیامنٹ اور مینا منچ۔
14. صاف ستھرے بچے اور صاف ستھرا اسکول۔
15. دستیاب پینے کے پانی کا انتظام اور بیت الخلاء کا استعمال۔
16. اسکول کے احاطے میں باغبانی۔
17. اسکولوں میں دستیاب کرائے گئے گرانٹ کا استعمال۔
18. سبھی بچوں کے پاس اپنے اپنے درجہ کی درسی کتابوں کی دستیابی۔
19. اسکول کی انتظامیہ کمیٹی کی پابندی سے ہونے والی میٹنگ میں تعلیم کے معیار (Quality) پر چرچا۔
20. اسکول میں ہر ایک درجہ کے اساتذہ اور گارجین کے ساتھ تبادلہ خیال۔

سماجی، معاشی

اور

سیاسی زندگی

حصہ-1

درجہ-6

تیار کردہ: صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، بہار، پٹنہ

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

ڈائرکٹر (پرائمری ایجوکیشن)، محکمہ تعلیم، حکومت بہار سے منظور

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبہ بہار کے لئے

سب کے لئے تعلیمی مہم پروگرام (S.S.A.) کے تحت

درسی کتابیں برائے

مفت تقسیم

شائع کی گئیں۔ کتاب کی خرید وفروخت قانوناً جرم ہے۔

©بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ، پٹنہ

S.S.A. 2015-16 - 53,238

-:شائع کردہ:-

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

پاٹھیہ پستک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ۔ 800001

مطبوعہ: النکار پرنٹرس، کرملی چک، موہلی روڈ، پٹنہ۔۸

(ٹکسٹ کے لئے HPC کا 70GSM سفید Cream Wove واٹر مارک اور سرورق کے لئے HPC کا 130GSM وہائٹ واٹر مارک کاغذ استعمال میں لایا گیا)۔ Size: 24×18cm.

پیش لفظ

محکمہ تعلیم، حکومت بہار کے فیصلے کے مطابق، اپریل 2009ء سے پہلے مرحلہ میں ریاست کے درجہ IX کے طلباء وطالبات کے لئے نئے نصاب کو نافذ کیا گیا۔ اسی کے تحت تعلیمی سال 11-2010 کے لئے درجہ I، III، VI اور X کی تمام لسانی اور غیر لسانی درسی کتابوں کا نصاب نافذ کیا گیا۔

اس نئے نصاب کے تحت قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (NCERT)، نئی دہلی کے ذریعہ تیار کردہ درجہ X کے حساب (ریاضی) اور سائنس نیز صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT)، بہار، پٹنہ کے ذریعہ تیار کردہ درجہ I، III، VI اور X کی تمام درسی کتابیں بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے سرورق کی ڈیزائننگ کر کے شائع کی گئیں۔ اس سلسلے کی کڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے تعلیمی سال 2011-2012 کے لئے درجہ II، IV اور VII کی نئی درسی کتابیں صوبے کے طلباء وطالبات کے لئے فراہم کی گئیں اور تعلیمی سال 13-2012 کے لئے درجہ V اور VIII کی نئی کتابیں دستیاب کرائی گئیں۔ ساتھ ہی ساتھ درجہ II، IV اور VII کی کتابوں کا نیا ترمیم واضافہ شدہ ایڈیشن بھی اسی سال ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے تعاون سے شائع کیا گیا!

ریاست بہار میں معیاری اسکولی تعلیم کے لئے معزز وزیر اعلیٰ، بہار جناب جیتن رام مانجھی، وزیر تعلیم جناب برشن پٹیل اور محکمہ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری جناب آر۔ کے۔ مہاجن کی رہنمائی کے لئے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

این سی ای آر ٹی، نئی دہلی اور ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے ڈائرکٹر صاحبان کے بھی ممنون ہیں، جن کا بیش قیمت تعاون ہمیں ملا۔

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ طلباء، سرپرستوں، معلموں نیز ماہرین تعلیم کے تبصروں اور مشوروں کا ہمیشہ خیر مقدم کرے گا، تاکہ ریاست کو ملک کے تعلیمی شعبہ میں بلند مقام حاصل ہو سکے۔

دلیپ کمار I.T.S.

مینیجنگ ڈائرکٹر

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

پیش لفظ

حاضر خدمت کتاب ''سماجی، معاشی اور سیاسی زندگی'' حصہ۔1، درجہ۔6 حکومت ہند کی قومی تعلیمی پالیسی (1986) قومی درسیات کا خاکہ (N.C.F.-2005) اور صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار کے زیر اہتمام N.C.F.2005 کے اصول، تعلیمی فکر وفلسفہ اور ماہرین تعلیم کے درسیاتی نقطۂ نظر کے پیش نظر بالخصوص دیہی علاقوں کے پس منظر میں بہار درسیات کا خاکہ (B.C.F-2008) اور اس کی روشنی میں تیار کردہ نصاب کی بنیاد پر، صوبہ بہار کے اساتذہ کی جماعت کے ساتھ مرحلہ وار منعقدہ ورکشاپ میں اور ساتھ ہی وقتاً فوقتاً ودّیا بھون سوسائٹی، اودے پور، راجستھان کے Resource Person، سبجکٹ ایکسپرٹ اور ماہرین تعلیم کے ساتھ ملکر تیار کی گئی ہے۔ بچوں کی ہمہ جہت ترقی یعنی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور مشقی ریاضتوں اور صلاحیتوں پر کتاب ہٰذا میں خصوصی طور پر توجہ دی گئی ہے۔ اسکول کی تعلیم کے سلسلے میں نصاب اور درسی کتاب میں اس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے کہ بچوں کے اندر کر کے سیکھنے اور متجسانہ جذبہ کو فروغ دینے اور آپس میں مل جل کر سیکھنے کے رجحان کو جلا بخش کر ان کو ایک ذمہ دار شہری بنایا جائے، جس سے ملک کے سیکولر ڈھانچہ، سالمیت اور خوشحالی کے لیے کام کرے اور آئین کے دیباچہ کے مدعا ومنشا کی حصولیابی ہو سکے۔ پیش نظر کتاب کے سبھی ابواب دلچسپ ہیں۔ اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ اس کتاب میں تحریر کردہ موضوعاتی مواد طلبہ کے معمول کے تجربوں پر مبنی ہو۔ ابواب میں اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ کہانیوں کے توسط سے سبق کو دلچسپ بنایا جائے۔ یہ اپنے آپ میں ایک انوکھا درسیاتی تجربہ ہے۔ کہیں کہیں پر ایسے حوالہ جاتی سوالات بھی دیئے گئے ہیں جن سے بچوں کے اندر تجسس اور شوق کے رجحان کا فروغ ہو۔ اس بات کی بھی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ حاضر خدمت درسی کتاب کے توسط سے بچوں اور اساتذہ کے درمیان تعلیمی سطح اور معیار سازی کا عمل Child centred اور سیکھنا بغیر بوجھ کے یعنی سہل اور پُر مسرت (Joyful) ہو سکے۔

لہٰذا کتاب کے سبھی ابواب کے موضوعاتی مواد میں جابہ جا سرگرمیاں یعنی عملی کارکردگی اور تجربہ (Experiment) کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی بیشتر عملی سرگرمیاں بغیر کسی سامان یا کم لاگت کی چیزوں کے سہارے کرائی جا سکتی ہیں۔ درس وتدریس جتنا کارکردگیوں اور سرگرمیوں پر مبنی ہوگا، اتنی ہی بہتر صلاحیتیں (Efficiencies) بچے حاصل کر سکیں گے۔ اس کام میں اساتذہ کا کردار اہم اور بیش قیمت ثابت ہوگا۔ ہر ایک

باب کے آخر میں وافر سوالات اور بیشتر ابواب میں پروجکٹ کے کام بھی دیئے گئے ہیں جن سے طلبہ کی حصولیابیوں کی جانچ ہو سکے۔

اس درسی کتاب کی تیاری میں بہار ایجوکیشن پروجکٹ، پٹنہ کا قابل قدر تعاون رہا ہے۔ حاضر خدمت کتاب کے مسودہ کو تیار کرنے سے قبل SCERT، بہار، پٹنہ کے شعبہ جاتی اراکین، سبجکٹ ایکسپرٹ اور دوسرے تعلیمی اداروں یعنی ودیا بھون سوسائٹی، اودے پور (راجستھان) قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (NCERT)، دہلی کے Resource Persons کے ساتھ ملکر پیش کردہ مواد پر بحث ومباحثہ اور غور وخوض کرنے کے بعد ہی اس کو حتمی صورت دی گئی۔ ساتھ ہی کتاب ہٰذا کے مواد کی تیاری میں NCERT نئی دہلی، بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک کارپوریشن، پٹنہ، ودیا بھون سوسائٹی (راجستھان)، ایکلویہ، مدھیہ پردیش جیسے اداروں سے شائع کتابیں اور دیگر اشاعتی اداروں کی درسی کتابیں حوالے کی صورت میں معاون اور کارآمد ثابت ہوئیں۔ صوبائی کونسل (SCERT) ان سبھی اداروں کے تئیں اظہار تشکر کرتی ہے! جناب آدیش کمار سنگھ، ایکلویہ، پٹارا، پٹنہ کا تعاون بھی قابل ستائش رہا ہے۔ صوبائی کونسل یونیسیف، بہار، پٹنہ کے تعاون کے لئے بھی ممنون ومشکور ہے۔ درسی کتابوں میں ترمیم واضافہ ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے۔ اور اس کے ممکنات بھی ہمیشہ بنے رہتے ہیں۔ نشانِ حاظر رہے کہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن گذشتہ سال شائع کیا گیا تھا۔ جس میں معاشیات کی ایک علیحدہ کتاب تھی۔ لیکن درس وتدریس کے دوران اس کتاب کے حوالے سے اساتذہ، طلبہ اور گارجین حضرات سے بہت سارے بیش قیمت مشورے موصول ہوئے۔ ساتھ ہی ساتھ دیگر سرکاری وسائل مراکز، بلاک وسائل مراکز اور دوسرے تعلیمی اداروں سے بھی بحث ومباحثہ کے دوران کتاب میں مزید ترمیم و اضافہ کے سلسلے میں بیش قیمت مشورے موصول ہوئے۔ موصولہ مشوروں میں اس بات کی جانب توجہ مرکوز کرائی گئی کہ بچوں پر مواد ومطالعہ کے بوجھ کو کم کرنے کے نقطۂ نظر سے سماجی اور سیاسی زندگی میں معاشیات کو بھی شامل کیا جائے۔ ساتھ ہی اسکولوں سے Tryout کے دوران مطلوبہ ترمیم واضافہ کے ضروری تجربے اور لائحہ عمل بھی حاصل ہوئے۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر مرحلہ وار ورکشاپ منعقد کئے گئے جن کی سفارشات کی روشنی میں کتاب میں ترمیم واضافہ کیا گیا۔ حاضر خدمت کتاب کا ترمیم واضافہ شدہ ایڈیشن صوبے کے طلبہ کی نذر ہے۔

حسن وارث

ڈائرکٹر (انچارج)

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت بہار، پٹنہ-6

رہنما کمیٹی برائے فروغ درسی کتب

☆ جناب راہل سنگھ
اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ جناب امت کمار
اسسٹنٹ ڈائرکٹر، پرائمری ایجوکیشن، محکمہ تعلیم، حکومت بہار

☆ جناب رام مشر ناگت سنگھ، جوائنٹ ڈائرکٹر، محکمہ تعلیم، حکومت بہار، پٹنہ

☆ ڈاکٹر گیان دیونی ترپاٹھی
پرنسپل میتری کالج آف ایجوکیشن اینڈ مینجمنٹ، حاجی پور

☆ جناب حسن وارث
ڈائرکٹر ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ جناب مدھوسودن پاسوان
پروگرام آفیسر، بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ ڈاکٹر سید عبدالمعین
صدر، ٹیچرس ایجوکیشن، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ ڈاکٹر شوبیتا شانڈلیہ
ایجوکیشن اسپرٹ، یونیسیف، پٹنہ

کمیٹی برائے فروغ درسی کتاب

سبجیکٹ ایکسپرٹ:

☆شری اروند سرداتا	ایکلو، دیواس، مدھیہ پردیش

مجلس مصنفین:

محترمہ ناہیدہ پروین	استاد پی این اینگلو سنسکرت ہائی اسکول، نیاٹولہ، پٹنہ
جناب کاتیائن کمار ترپاٹھی	استاد پرائمری اسکول، چیلی تال، سلم، گلزار باغ، پٹنہ
جناب اوم پرکاش	استاد دھنیشور دیونندن گرلس ہائی اسکول، داناپور، پٹنہ
جناب آشیس کمار	استاد گورنمنٹ ہائی اسکول، بیر، اوئی یارا، پٹنہ
ڈاکٹر شرون کمار سنگھ	استاد، سرجی ڈی پاٹلی پتر اہائی اسکول، قدم کنواں، پٹنہ
جناب پروین کمار	استاد مڈل اسکول، کھونہا، ستر کٹیا، سہرسہ

☆ جناب تری پراری کمار — استاد مڈل اسکول، بڑکا ڈمرا، بھوجپور
☆ جناب آفتاب عالم — مڈل اسکول، سارنگ، بھوجپور
☆ جناب وکاس کمار رائے — استاد، پرائمری اسکول، شری کانت پور، راجے پور، بکسر

کوآرڈی نیٹر:

☆ ڈاکٹر محترمہ ریتا رائے — لکچرار، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

نظر ثانی:

☆ جناب وجے کمار سنگھ — استاد، ایف این ایس، اکیڈمی، پٹنہ
☆ ڈاکٹر تولیکا پرساد — لکچرار، پرائمری ٹیچر ٹریننگ کالج، باڑھ، پٹنہ

لے آؤٹ (ڈیزائنر):

☆ جناب سدانند سنگھ

اظہار تشکر: یونیسف، پٹنہ، بہار

مترجمین اردو:

☆ جناب جنید — معاون استاذ، اردو پرائمری اسکول، ٹولہ پرویز خاں، نگرہ، سارن
☆ جناب انصاف علی — معاون استاذ، اردو مڈل اسکول، کوپا، جلال پور، سارن

ہمارا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی، عوامی جمہوریہ بنانے اور اس کے تمام شہریوں کے لئے حاصل کریں۔

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع

اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین ذریعۂ ایذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے پر نافذ کرتے ہیں۔

ہمارا آئین

ہمارے بنیادی فرائض

(i) آئین پر عمل کریں اور اس کے آدرشوں، اداروں، قومی جھنڈا اور قومی ترانہ کا احترام کریں۔

(ii) حصول آزادی کے لئے ہماری قومی تحریک کو متحرک کرنے والے اونچے آدرشوں کو اپنے دل میں جگہ دیں اور ان پر عمل کریں۔

(iii) بھارت کی خود مختاری، ایکتا اور سالمیت کے تحفظ کے لئے کار بند رہیں اور انہیں بے داغ رکھیں۔

(iv) ملک کی حفاظت کریں۔

(v) بھارت کے سبھی لوگوں میں برابری، عزت واحترام اور بھائی چارے کے جذبہ کو فروغ دیں۔

(vi) ہم اپنی تہذیب وثقافت کے سماجی پس منظر کی شاندار اور روشن روایات پر فخر کریں اور ان کی تحفظ وبقا کیلئے عمل پیرا رہیں۔

(vii) قدرتی ماحولیات کی حفاظت اور اس کو مزید مستحکم کریں۔

(viii) سائنسی نقطہ نظر اور حصول علم کے جذبہ کو فروغ دیں۔

(ix) عوامی جائداد کو محفوظ رکھیں۔

(x) انفرادی اور اجتماعی سرگرمیوں کے سبھی شعبوں میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لئے مسلسل مصروف عمل رہیں۔ جس سے ملک مسلسل بڑھتی ہوئی کوششوں اور حصولیابیوں کی نئی اونچائیوں کو چھولے۔

(xi) والدین یا گارجین، خواہ جیسی بھی حالت ہو، اپنے اس بچے کی جس کی عمر چھ سے چودہ برس کے درمیان ہو، تعلیم سے آراستہ کرنے کا موقع فراہم کریں گے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	تنوعات کی سمجھ	1
2	دیہی زندگی گزارنے کا طور طریقہ	13
3	شہری زندگی گزارنے کا طور طریقہ	27
4	لین دین کی بدلتی صورت	39
5	ہماری حکومت	51
6	مقامی حکومت	61

باب۔1

تنوّعات کی سمجھ

جب ہم لوگ اپنے درجے، پاس پڑوس پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمارے جیسا کوئی نظر نہیں آتا۔آخر ہم لوگ ایک جیسے کیوں نظر نہیں آتے؟ ہم لوگوں کے درمیان تفریق پایا جاتا ہے رنگ، رہن سہن، کھان پان، زبان، لباس، تہوار، زندگی بسر کرنے اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے تفریق ہیں۔ جیسے درجہ میں بیٹھے ہوئے طلباء کے رنگ، لباس، جسمانی بناوٹ وغیرہ میں جو فرق نظر آتے ہیں وہ آپ کے درجہ کو تنوعات بخشتے ہیں۔

دوستی:

نشان اپنے والد کے ساتھ بیلی روڈ پر آشیانہ موڑ کے رام نگری محلّے میں رہتا تھا۔اسی نکڑ پر اس کے والد صاحب کی ایک غلّے کی دکان تھی۔ نشان پاس کے ہی ایک مڈل اسکول کا طالب علم تھا۔کبھی کبھی وہ اپنے والد کی دکان پر ان کے کام میں ہاتھ بٹاتا تھا۔اس دکان پر پاس کے ہی ایک ہوسٹل کے کچھ لڑکے اکثر سامان خریدنے آیا کرتے تھے۔لڑکے دکان کے پاس ہی کھڑے ہوکر کئی بار آپس میں انگریزی میں بات چیت کیا کرتے تھے۔ نشان ان کو انگریزی میں بات کرتا دیکھ حیرت زدہ ہوتا اور اس کا بھی جی کرتا کہ وہ بھی انگریزی میں بات کرے۔ ایک دن وہ لڑکے سامان خریدنے اس کی دکان پر آئے۔انہوں نے سامان خریدنے کے دوان ہی اس سے نام پوچھا تو اس نے اپنا نام ''نشان'' بتایا۔ارے دیکھو! اپنے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لڑکوں نے کہا اس کا نام بھی نشان ہے۔دونوں نشان ایک دوسرے سے متعارف ہوئے۔ایک نشان پانچویں درجے کا طالب علم تھا تو دوسرا نشان جس کا پورا نام نشان احمد تھا انجینئرنگ کے آخری سال کا طالب علم تھا۔وہ بہار کے کشن گنج ضلع کا باشندہ تھا۔ایک دن چھوٹے نشان نے بڑے نشان سے انگریزی سیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو بڑے نشان نے اسے خالی وقت میں انگریزی سکھانے کا وعدہ کیا۔اسی طرح دونوں نشان آپس میں کافی گھل مل گئے اور خالی

وقت میں بڑا نشان چھوٹے نشان کو انگریزی سکھانے لگا۔ جہاں بڑے نشان کو ہندی کے ساتھ انگریزی اچھی آتی تھی وہیں چھوٹا نشان مگہی اور ہندی بولتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد نشان کا فائنل امتحان ختم ہوا اور وہ نوکری کی تلاش میں دہلی چلا گیا۔ بڑے نشان کے دہلی چلے جانے کے بعد چھوٹے نشان کو پتہ چلا کہ بڑے نشان کا پورا نام نشان احمد تھا۔

سوال۔ نشان اور نشان احمد میں دو یا تین فرق کون کون سے ہیں؟

دونوں کی پڑھائی لکھائی اور عمر میں بھی فرق ہے۔ ایک نشان پانچویں درجہ کا طالب علم ہے وہیں نشان احمد انجینئرنگ کا طالب علم ہے۔ دونوں کے مذہبی اور سماجی حالات بھی الگ ہیں۔ جہاں نشان احمد کشن گنج کا ایک مسلمان ہے وہیں نشان پٹنہ ضلع کا ایک ہندو ہے۔ ان سارے تفریق کے باوجود دونوں میں دوستی ہوئی۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کھان پان، پہناوے، مذہب، زبان، رنگ روپ، بناوٹ وغیرہ میں تنوعات ہوتے ہوئے بھی وہ دوستی کے رشتے سے بندھے ہوئے تھے۔

سوال: ان تہواروں کی فہرست بنایئے جو نشان احمد اور نشان مناتے ہوں گے۔

تنوعات سے ہماری زندگی میں خوشحالی آتی ہے:

جیسے نشان احمد اور نشان دونوں دوست بنے ٹھیک ویسے ہی آپ کے بھی کچھ ساتھی ہوں گے جو آپ سے کچھ الگ ہوں گے۔ آپ نے شاید ان کے گھر میں الگ طرح کا کھانا کھایا ہوگا۔ ان کے ساتھ تہوار منائے ہوں گے۔ ان کے رہن سہن اور تھوڑی بہت ان کی زبان بھی سیکھی ہوگی۔

اسی طرح مختلف علاقوں کے کھان پان میں بھی فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔ جہاں پنجاب کے لوگ مکے کی روٹی اور سرسوں کی ساگ بہت پسند کرتے ہیں۔ وہیں مغربی بنگال کے لوگ مچھلی اور چاول بڑے چاؤ سے کھاتے ہیں۔ جنوبی ہندوستان کے صوبے تمل ناڈو، کیرل اور آندھرا پردیش کے لوگ اڈلی، ڈوسہ اور سانبھر کھانا پسند کرتے ہیں۔

جیسے ان جگہوں کے خاص پکوان درج ذیل ہیں:

بنگال کا مچھلی۔ چاول

بہار کا لٹی۔ چوکھا

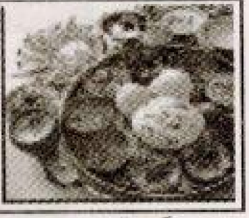

گجراتی تھالی

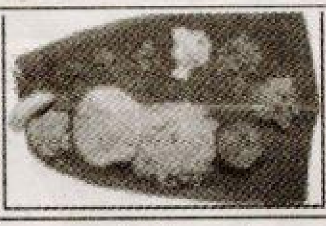

جنوبی ہندوستانی تھالی

جنوبی ہندوستان کا مشہور اڈلی۔ ڈوسا

استاد کی مدد سے بہار کے الگ الگ اضلاع کے مشہور پکوان کی ایک فہرست تیار کریں۔

اتنا ہی نہیں مختلف صوبے کے رسم ورواج اور تہواروں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ جہاں بہار کا ایک مشہور تہوار ''چھٹھ'' ہے وہیں مغربی بنگال کا مشہور تہوار ''درگا پوجا''، مہاراشٹر کا ''گنیش اتسو' اور کیرلا کا مشہور تہوار ''اونم'' ہے۔ وہیں جھارکھنڈ میں آدی باسی سماج کے لوگ سرہل تہوار مناتے ہیں۔

بہار کا چھٹھ تہوار

سرہل تہوار مناتے جھارکھنڈ کے لوگ

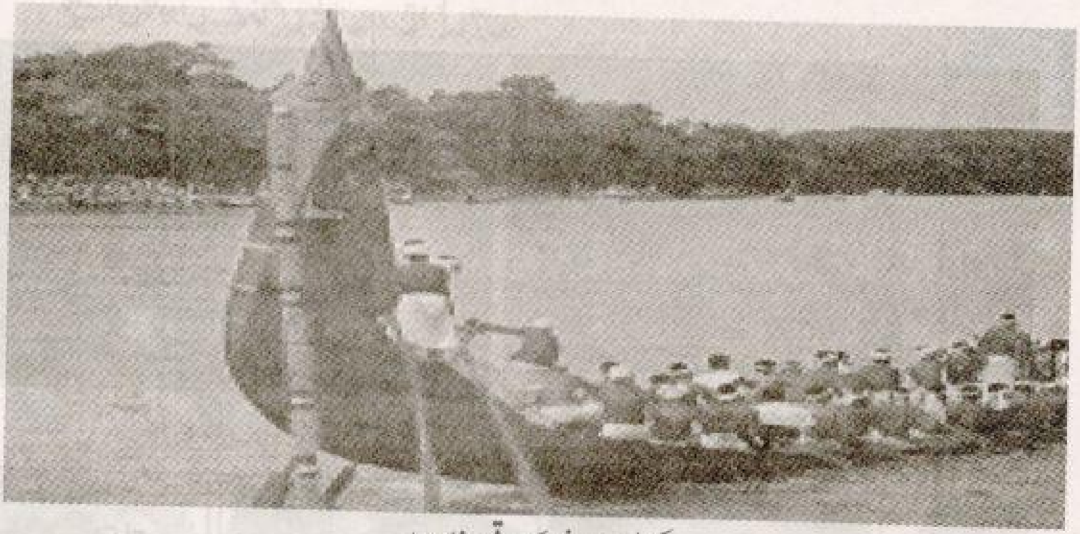

کیرل میں اونم کے موقع پر نوکا دوڑ

پنجاب میں لوہڑی تہوار مناتے لوگ

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے مختلف صوبوں کے لوگوں کا کھان پان ،لباس ،رسم ورواج ، تہوار ایک دوسرے سے جداگانہ ہوتے ہوئے بھی ہمارا ایک ملک ہے جو کہ تنوعات کو ظاہر کرتا ہے۔

بہار بھی تنوعات سے بھرا پڑا ہے۔ہم الگ الگ زبانیں بولتے ہیں۔مختلف طرح کا کھانا کھاتے ہیں۔

الگ الگ تہوار مناتے ہیں اور طرح طرح کے عقیدوں کو مانتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے سوچئے تو یقیناً ہم ایک ہی طرح کی چیزیں کرتے ہیں، صرف ہمارے کرنے کے طریقے الگ ہیں۔ متھلا کے لوگ جب بھوجپور کے لوگوں کے قریب آتے ہیں تو دونوں کے جذبات، کھان پان، رسم و رواج، تہواروں وغیرہ سے متعرف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کا ادب کرتے ہیں۔ انہیں ایک حد تک اپنانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح تنوعات ہماری زندگی کو خوشحال کرتی ہے۔

اسی طرح بہار کے لوگ جب ہندوستان کے دوسرے صوبوں جیسے دہلی، ممبئی، مغربی بنگال، پنجاب، ہریانہ، گجرات میں نوکری اور تجارت کرنے جاتے ہیں تو وہاں مقامی لوگوں کی زبان، رہن سہن، رسم و رواج، کھان پان، تہوار کا اثر ان کی زندگی پر پڑتا ہے۔

سوال: تنوعات ہماری زندگی کو کیسے خوشحال کرتی ہے؟ استاد کے ساتھ چرچا کر لکھئے۔

تنوعات کے تئیں احترام:

یہ کہانی ایک بورڈنگ اسکول میں پڑھنے والے چار دوستوں کی ہے جو درجہ 9 کے طالب علم ہیں۔ ان کے نام نوین، رفیق، شالنی اور رابن ہیں۔ ان کی مادری زبان بھی الگ الگ ہے جہاں نوین کی مادری زبان ہندی ہے وہیں رفیق کی زبان اردو ہے۔ شالنی جہاں پنجابی بولتی ہے وہیں رابن کی زبان انگریزی ہے۔ سب کی زبانیں الگ الگ ہونے کے باوجود سبھی اچھی ہندی بول لیتے ہیں اور آپس میں اچھے دوست بھی ہیں۔

مارچ کے مہینے میں اسکول میں ہولی کی چھٹی ہوئی تو نوین نے اپنے سبھی دوستوں کو گھر پر آنے کی دعوت دی۔ ہولی کے روز سبھی نوین کے گھر پہنچے۔ نوین اور اس کے والدین نے پانچوں کا زوردار استقبال کیا۔ سبھی بچوں نے مل جل کر رنگ کھیلا اور ایک دوسرے کو ابیر گلال لگایا۔ آخر میں نوین کی ماں نے سارے بچے کو کھانے پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ سامنے طرح طرح کے لذیذ کھانے دیکھ کر سبھی بچے اس پر ٹوٹ پڑے۔ اسی طرح اگلی مرتبہ بچے کرسمس کے موقع پر رابن کے یہاں پہنچے۔

رابن کے گھر کی سجاوٹ دیکھ کر سبھی بچے بہت خوش ہوئے۔ رات میں سبھی نے کرسمس ٹری کو چھوٹے چھوٹے بلبوں سے سجایا اور سب نے مل کر کیک اور پیسٹری کا مزہ لیا۔ کھانے کے بعد بچوں نے ناچ گانے کا مزہ لیا۔ اگلی صبح ناشتے پر رابن کے والد صاحب نے بتایا کہ ہمارے ملک میں سبھی مذاہب کے لوگ رہتے ہیں، الگ الگ مادری زبان ہے لیکن سبھی ایک دوسرے کا ادب کرتے ہیں۔ ہمارا تہوار کرسمس بھی یہی پیغام دیتا ہے۔ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا، چاہے کسی بھی مذہب کو ماننے والا ہو سبھی لوگ ایک دوسرے سے مل جل کر کرسمس تہوار کا مزہ لیتے ہیں۔

تقریباً دو سال قبل کی بات ہے مڈل اسکول سارنگ پور، ضلع بھوجپور کے بچے ایک بار سیر کے لئے راجگیر گئے۔ جب اسکول کے بچے وینوون پہنچے تبھی وہاں مڈل اسکول نوہٹہ، ضلع سہرسہ کے بچے بھی سیر کی غرض سے وہاں پہنچ گئے۔ بھوجپور کے بچے بھوجپوری میں باتیں کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک بچے نے دیکھا کہ جو بچے سیر کے لئے آئے ہیں وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں وہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ وہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ دوسرے گروپ کے بچوں کے پاس گیا اور پوچھا آپ کون سی زبان بول رہے ہیں۔ دوسرے گروپ کے بچوں نے جواب دیا میں سہرسہ ضلع سے ہوں اور میری مادری زبان میتھلی ہے۔

سوال:

(۱)۔ اپنے والدین یا استاد کی مدد سے ایک کہانی لکھیں جو تنوعات میں یکجہتی کو ظاہر کرتی ہو۔

(۲)۔ آپ گرمی کی تعطیل میں کہاں جانا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟

تب استاد نے بتایا کہ ہمارے صوبے بہار میں نہ صرف ہندی بلکہ بھوجپوری، مگہی، میتھلی، انگیکا اور

وجیکا وغیرہ زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ پورے ہندوستان میں 1652 سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہم لوگ متعدد زبانیں بولنے والے ہیں۔ عام طور پر ہم لوگ ایک سے زیادہ زبانوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اسی لئے یہ آسانی میل ہو جاتا ہے اور الگ الگ صوبوں اور الگ الگ زبانوں میں کام کاج بھی کیا جاتا ہے۔ قانون کے مطابق حکومت کے کام کاج کے لئے 22 زبانوں کی ایک فہرست دی ہوئی ہے: (آئین کی آٹھویں دفعہ کے مطابق)

استاد کی مدد سے جدول کو پُر کیجئے

نمبر شمار	صوبہ کا نام	بولی جانے والی زبانیں
1	بہار	
2	اتر پردیش	
3	پنجاب	
4	کرناٹک	
5	تمل ناڈو	
6	کیرل	
7	مغربی بنگال	
8	اڑیسہ	
9	منی پور	
10	آسام	
11	گجرات	
12	مہاراشٹر	

تضاد اور عدم مساوات:

اوپر ہم تنوعات کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، ہم نے یہ بھی دیکھا کہ تنوعات سے ہماری زندگی خوشحال ہوتی ہے لیکن سماج میں کچھ ایسے واقعات بھی ہوتے ہیں جس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے لیکن کچھ لوگ اپنے خیالوں کو ہی سب سے اچھا سمجھتے ہیں اور دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ سماج میں پھیلی ہوئی لاعلمی، بے اعتمادی، ضعیف الاعتقاد، غریبی، مفاد پرستی وغیرہ کی وجہ سے سماج میں تضاد اور عدم مساوات دیکھنے کو ملتی ہے۔ یہ تضاد امیر۔غریب، پڑھے۔ لکھے اور جاہل، سورنوں اور دلتوں، عورتوں اور مردوں کا ہو سکتا ہے۔

رام جیون کی کہانی

رام جیون ضلع سوپول کے سکھ پور گاؤں کا ایک عزت دار شخص ہے۔ شادی کے دس سالوں کے بعد اس کے گھر ایک لڑکی کی پیدائش ہوئی۔ رام جیون کی خواہش تو بیٹے کی تھی لیکن بیٹی کی پیدائش سے بھی وہ مطمئن تھے۔ بیٹے کی خواہش میں ایک سال بعد ہی دوبارہ بیٹی ہی پیدا ہو گئی۔ دو بیٹیاں پیدا ہو جانے کی وجہ سے رام جیون فکر مند رہنے لگا۔ بیٹے کی خواہش میں وہ مندروں، مسجدوں میں ہاتھ جوڑنے اور منتیں مانگنے لگا۔ اسی طرح پانچ سال گزر جانے کے بعد آخر کار تیسرے بچے کی صورت میں اسے ایک بیٹا حاصل ہوا۔ مارے خوشی کے اس نے پورے گاؤں کی دعوت کا انتظام کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ماں باپ دونوں بیٹیوں کی بہ نسبت بیٹے کے رہن سہن، کھان پان، کھیل کود وغیرہ پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ جب کہ بیٹیوں سے گھر کا سارا کام جیسے کھانا پکانا، برتن صاف کرنا، جھاڑو پوچھا کرنا وغیرہ کام کروایا جاتا تھا۔

سوال: کیا آپ کو لگتا ہے کہ لڑکیوں کے ساتھ تفریق ہونا چاہئے؟

بیٹیاں ان کاموں کے علاوہ اپنی پڑھائی پر خود توجہ دیتیں وہیں بیٹے کے لئے اسکولی تعلیم اچھے اسکول میں ہوتی اور ساتھ میں ہی اسے گھر پر آکر استاد پڑھایا کرتے تھے لیکن وہ پڑھائی کے بدلے کھیل کود، لڑائی جھگڑے کیا کرتا۔ اس طرح ہم نے دیکھا کہ رام جیون بیٹیوں کے بہ نسبت بیٹوں کو زیادہ اہمیت دیتا تھا۔ وہ بیٹا اور بیٹی

میں تفریق کرتا تھا جو کہ جنسی تفریق کو ظاہر کرتا ہے۔ایسے لوگ اپنی لاعلمی اور تنگ نظریات کی وجہ سے سماج میں ہونے والی تبدیلیوں کو نظرانداز کرتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ لڑکیوں نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنی کامیابی کے پرچم لہرائے ہیں۔

اوپر کی کہانی جنسی تفریق کو ظاہر کرتی ہے لیکن سماج میں صرف جنسی تفریق ہی نہیں ہے بلکہ کمزور اور متوسط، بڑی ذات اور دلتوں کے ساتھ امیر اور غریب کے بیچ تفریق بھی ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ آپ نے بھارت رتن ڈاکٹر بھیم راؤ امبید کر کا نام سنا ہوگا۔ آیئے ان کے بارے میں جانکاری حاصل کرتے ہیں۔

ڈاکٹر امبید کر

ڈاکٹر بھیم راؤ امبید کر (1891-1956) کی پیدائش مہار ذات میں ہوئی جو اچھوت مانی جاتی تھی۔ مہار لوگ غریب ہوتے تھے، ان کے پاس زمین نہیں تھی اور ان کے بچوں کو وہی کام کرنا پڑتا تھا جو وہ خود کرتے تھے۔ انہیں گاؤں کے باہر رہنا پڑتا تھا اور گاؤں کے اندر جانے کی اجازت انہیں نہیں تھی۔

ڈاکٹر امبید کر اپنی ذات کے پہلے فرد تھے جنہوں نے اپنی کالج کی پڑھائی پوری کی اور وکیل بننے کے لئے انگلینڈ گئے۔ انہوں نے (دلت) پسماندہ طبقے کے لوگوں کو اپنے بچوں کو اسکول کالج بھیجنے کے لئے ترغیب دی اور الگ الگ طرح کی سرکاری نوکری کرنے کو کہا تاکہ وہ ذاتی نظام سے باہر نکل پائیں۔ پسماندہ لوگوں کے مندر میں داخلے کی کئی کوششیں کی جا رہی تھیں۔ ان کی رہنمائی ڈاکٹر امبید کر نے کی۔ ان کا ماننا تھا کہ پسماندہ طبقے کو ذات پات کے خلاف ضرور لڑنا چاہئے اور ایسا سماج بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے جس میں سب کی عزت ہو۔ لمبے

عرصے تک پسماندہ لوگوں کی تعلیم، صحت اور مذہبی کارکردگی سے دور رکھا گیا۔ یہاں تک کہ انہیں عوامی مندروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ مہاتما گاندھی، ڈاکٹر امبیدکر، جیوتبا پھولے وغیرہ بزرگوں نے زور دے کر کہا کہ یہ غیر انسانی ہے۔ انصاف تبھی حاصل ہوسکتا ہے جب سب لوگوں کے ساتھ برابری کا سلوک ہو۔ آزاد ہندوستان میں ایک جمہوری سماج تصور کیا گیا ہے۔ جس میں سبھی تفریق کو یکجا کرتے ہوئے ایک ہی نعرہ دیا ہے۔

> ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی، عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لئے حاصل کریں۔
>
> انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی
>
> آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت
>
> مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع
>
> اور ان سب میں
>
> اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔
>
> اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین ذریعۂ ایذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے پر نافذ کرتے ہیں۔

سوالات:

1. کیا آپ نے کسی کے ساتھ تفریق ہوتے ہوئے دیکھا ہے مثال کے ساتھ بتائیے؟
2. اگر کسی کے ساتھ تفریق ہوتا ہے تو کیا آپ نے ان حالات میں اسکی مدد کرنے کی کوشش کی؟
3. آپ کی سمجھ کے مطابق ہمارے سماج میں کس طرح کے تفرقے ہوتے ہیں؟
4. سماج میں تفرقہ کیوں ہوتا ہے؟

نظم

لہو کا رنگ ایک ہے امیر کیا غریب کیا
بنے ہیں ایک خاک سے دور کیا قریب کیا

وہی ہے تن وہی ہے جان کب تلک چھپاؤ گے
پہن کے ریشمی لباس تم بدل نہ جاؤ گے

سبھی ہیں ایک ذات ہم کالے کیا گورے کیا
لہو کا رنگ ایک ہے امیر کیا غریب کیا

جو ایک ہیں تو پھر نہ کیوں دلوں کا درد بانٹ لیں
جگر کا درد بانٹ لیں لبوں کا پیار بانٹ لیں

خطا ہے سب سماج کی بھلے برے نصیب کیا
لہو کا رنگ ایک ہے امیر کیا غریب کیا

کوئی جنے ہے مرد تو کوئی جنے ہے عورتیں
جسم میں بھلے ہو فرق روح سب کی ایک ہے

ایک ہیں جو ہم سبھی تفریق ں لکیر کیا
لہو کا رنگ ایک ہے امیر کیا غریب کیا

مشق

1. کن بنیاد پر آپ کہہ سکتے ہیں کہ رام جیون اپنے بیٹا اور بیٹیوں کے بیچ تفریق کرتا تھا؟
2. اشخاص کے بیچ تفریق کی کون کون سی بنیاد ہیں؟
3. بھارتیہ آئین کی آٹھویں دفعہ میں کتنی زبانوں کا ذکر کیا گیا ہے؟
4. آپ کے خیال میں بہار کی خوشحالی، تنوعات اور وراثت آپ کی زندگی کو کیسے بہتر بناتی ہے؟
5. آپ کے خیال سے جس فرد کے ساتھ تفریق ہوتا ہے اسے کیسا محسوس ہوتا ہے؟
6. دو لوگوں کی تصویر جمع کریں جنہوں نے تفریق اور عدم مساوات کے لئے کام کیا ہے؟
7. پانچ لڑکیوں کے نام جمع کریں جنہوں نے اپنے ملک کا نام روشن کیا ہے؟

باب۔ 2

دیہی زندگی گزارنے کے طور طریقے

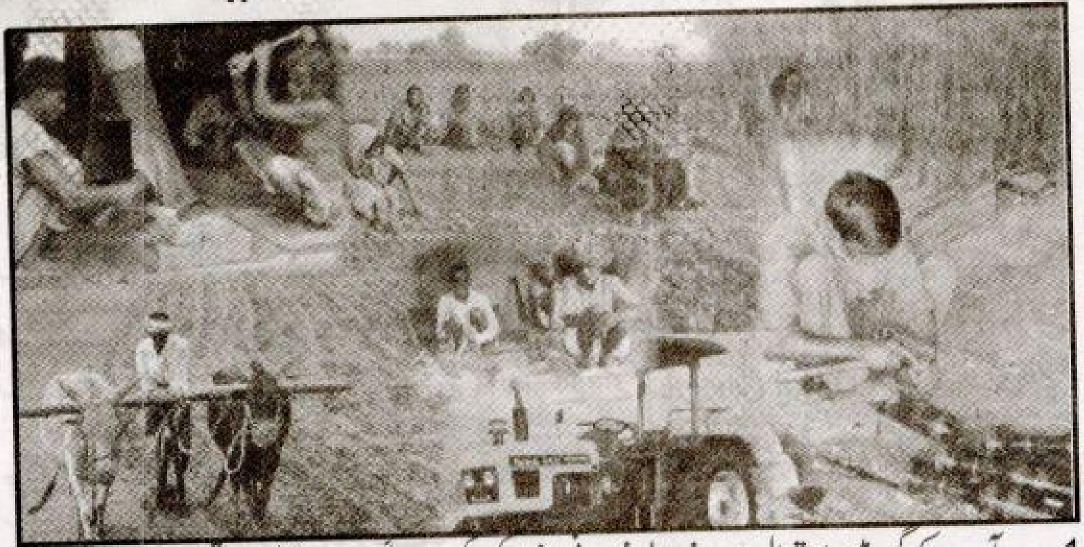

1. آپ کے گھر میں استعمال ہونے والی خوردنی اشیاء کن ذرائع سے حاصل ہوتی ہے۔ خالی جگہوں میں 'ہاں' یا 'نہیں' پر کیجیے۔

خوردنی اشیاء	کھیت سے	بازار سے	مزدوری کی صورت	دیگر ذرائع سے
گیہوں				
دودھ				
چاول				
دال				
تیل				
نمک				
گنا				
مونگ پھلی				
چنا				
دودھ				

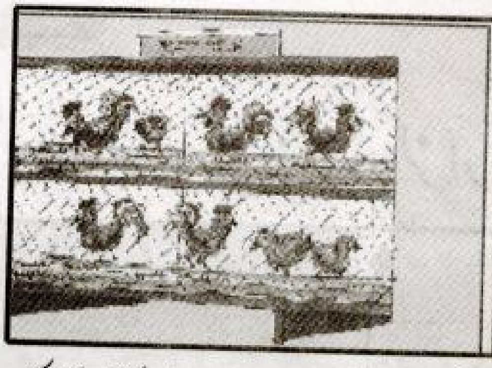

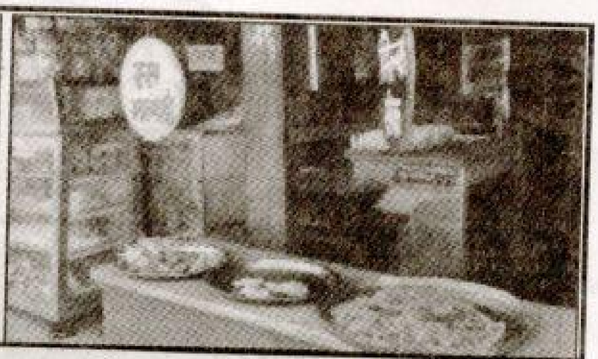

آپ نے سماج میں موجود مختلف طرح کی تنوعات کے بارے میں جانا۔ ہندوستان گاؤں کا ملک ہے، یہاں تقریباً چھ لاکھ سے بھی زیادہ گاؤں ہیں۔ آپ اگر اپنے پاس پڑوس میں موجود مختلف طرح کے افعال اور تنوعات پر نظر ڈالیں تو پائیں گے کہ لوگوں کی زندگی گزارنے کے متعلق افعال میں فرق پایا جاتا ہے۔ اس سبق میں ہم دیکھیں گے کہ لوگوں کے پاس زندگی گزارنے کے یکساں مواقع ہیں یا نہیں ساتھ ہی یہ بھی ہم جانیں گے کہ دیہی زندگی بسر کرنے کے حالات ایک دوسرے سے کس قدر ملتے ہیں، یا الگ ہیں اور انہیں کون کون سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بہار کے بکسر ضلع میں راجپور گاؤں ہے۔ گاؤں کی اہم گلی اور سڑک بازار کی طرف نظر آتی ہے۔ وہاں پر آپ کو طرح طرح کی چھوٹی بڑی دکانیں نظر آئیں گی۔ چائے ناشتہ کی دکان، دکان کے بغل میں لوہار کا خاندان رہتا ہے۔ وہ اپنے گھر میں ہی لوہے کی چیزیں بنانے کا کام کرتا ہے۔ اس کے پاس ہی سائیکل مرمت کی دکان ہے۔ گاؤں میں کچھ خاندان کپڑا دھو کر اپنی روزی روٹی کا انتظام کرتے ہیں۔ یہاں خاص طور پر گیہوں، چنا، ارہر، مسور کی کاشت ہوتی ہے۔ زیادہ تر خاندان کھیتی سے ہی اپنی روزی روٹی چلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں آم اور دیگر موسمی پھلوں کے باغیچے بھی ہیں۔ زندگی گزارنے کے لئے لوگ باغبانی کرتے ہیں اور موصولہ پھلوں کو بازار میں بیچ کر کچھ آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ زندگی گزارنے کے لئے یہاں کے لوگ مچھلی پروری، مرغی پروری، شہد کی مکھی پروری اور بکری و سور پروری بھی کرتے ہیں۔ دودھ کی حصولیابی کے لئے مویشی بھی پالتے ہیں۔ آیئے دیہی ماحول میں زندگی گزارنے والے لوگوں سے ملیں اور دیکھیں کہ ہم روزی روٹی کمانے کے بارے میں کیا سیکھ سکتے ہیں؟

درج ذیل خالی جگہوں میں اپنے علاقے کے مطابق روزی روٹی کے متعلق کئے جانے والے افعال کی فہرست تیار کریں۔

زراعت حصولیابی کے افعال کے زیر اہتمام	زراعت سے متعلق دیگر افعال	غیر زراعتی افعال
گیہوں، چنا، ارہر، مسور دھان، ....، ....، ....،	باغبانی، ڈیری، مچھلی پروری مرغی، پروری، سور پروری ....، ....، ....، ....،	لوہا، ڈاکٹر، دکاندار ....، ....، ....، ....، ....

کھیتی کسان اور مزدور

رحمت:۔ایک اوسط کاشت کار

ایک دن، ہم شُکّل پورہ گاؤں گئے۔ راجپور کی طرح شُکّل پورہ بھی میدانی گاؤں ہے۔ لیکن یہاں کے گاؤں میں زیادہ تر نہروں سے آبپاشی ہوتی ہے۔ جب ہم شُکّل پورہ پہنچے تو گیہوں کی کٹائی کا موسم شروع ہو چکا تھا۔ ہمیں دیکھتے ہی رحمت خوش ہو کر بولا آؤ پانی پیو، کافی دن بعد ادھر آنا ہوا۔ رحمت سے ہماری اچھی پہچان تھی، ہم اس کے کھیت کی طرف چل دیئے۔ کھیت کی مینڈ پر چلتے ہوئے ہم نے کھیت میں لگے فصلوں کو بھی دیکھا۔ گیہوں کے ساتھ ہی دیگر فصل بھی گھنے اور اچھے لگ رہے تھے۔

رحمت نے بتایا کہ اس دفعہ اچھی فصل کی امید ہے۔ فصل کیلئے اس دفعہ وقت پر کھاد، بیج کیلئے پیسے کا انتظام ہوگیا تھا۔ پیسہ کے۔سی۔سی (کسان کریڈٹ کارڈ) کے ذریعہ سے مل گیا تھا۔ بارش اور نہر سے سینچائی (آب پاشی) بھی وقت پر ہوگئی تھی۔ دوا اور جراثیم کُش کے استعمال کی وجہ سے فصل گھنی اور اچھی ہوئی۔ رحمت کے پاس 5 ایکڑ 8 بیگھہ زمین ہے۔ وہ سال میں دو فصلوں کی کاشت کرتا ہے۔ بارش کے وقت دھان اور سردی میں گیہوں، چنے و دلہن کی فصلوں کی کاشت کرتا ہے۔ آبپاشی اور کیمیائی کھاد سے پیدوار کافی بڑھ گئی ہے۔

رحمت، اس کی بیوی اور تین بچے کھیت پر کام کر رہے تھے۔ ان کے علاوہ کچھ مزدور بھی تھے۔ رحمت نے پانی پلانے کے بعد پوچھا، کہئے آج کیسے آنا ہوا؟

میں نے کہا" ہم ویسے تو ملنے آئے تھے"! آپ کا کام کیسا چل رہا ہے؟

رحمت بولا! ابھی تو کٹائی ہی پوری نہیں ہوئی ہے۔ کٹنی کے بعد تھریسر مشین سے کرائے پر دونی کرانی پڑے گی۔ مزدوروں کی کمی کی وجہ سے کام وقت پر نہیں ہو رہا ہے اور اسے فوراً فروخت کرنے بھی جانا ہے۔ بوائی، نرائی (نکونی)، گڑائی کے وقت رحمت جیسے اوسط کاشت کاروں کو مزدروں کی ضرورت نہیں پڑتی ہے لیکن کٹائی کے وقت وہ کچھ مزدوروں کی مدد لیتے ہیں۔ کٹائی کے وقت مزدوری بھی بڑھ جاتی ہے۔ جس سے اس کے جیسے کاشت کار کو ضرورت سے کم مزدروں سے کام چلانا پڑتا ہے۔ کاشت کاری کے علاوہ وہ مرغی فارم بھی چلاتا ہے۔ جس سے ہونے والی آمدنی سے وہ روزانہ کے اخراجات پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ رحمت کو بینک کا قرض ادا کرنے کے لئے فصل جلدی بیچنا ہے۔ کیونکہ قرض واپس نہیں کرنے پر دوبارہ قرض لینے میں پریشانی ہوگی۔ رحمت جیسے لوگوں کے پاس تھوڑی سی زمین ہوتی ہے۔ جس سے ان کے خاندان کا گزارہ ہو جاتا ہے۔ انہیں کسی کے یہاں مزدوری نہیں کرنی پڑتی، لیکن ان کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں ہوتے کہ کھاد، بیج، دوا وغیرہ وقت پر خرید سکیں۔ ہم نے رحمت سے واپسی کے لئے اجازت مانگی، کیونکہ ہمیں وہاں گاؤں کے دوسرے لوگوں سے بھی ملنا تھا۔

- ایک اوسط کاشت کار خاندان کو عام طور پر روزی روٹی چلانے کے لئے کتنے زمین کی ضرورت ہوتی ہے۔ استاد کے ساتھ چرچا کریں؟

- اوسط کاشت کار دوسرے کے کھیتوں میں کام کیوں نہیں کرتے ہیں؟
- رحمت کی خاندانی آمدنی میں اضافہ ہونے کے دیگر تین ذرائع بتائیں؟

بشیر ایک چھوٹا کاشت کار:

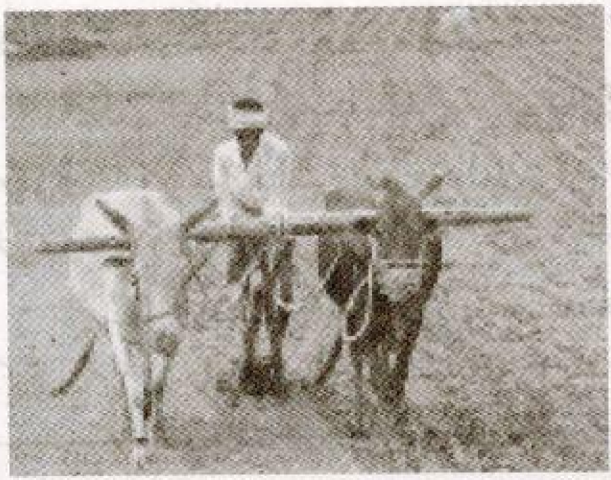

ایک چھوٹا کاشت کار (کسان)

رحمت کے گھر کے پاس ہی بشیر کا بھی گھر ہے۔ لہٰذا وہ ہمیں راستے میں ہی مل گیا۔ وہ اپنی فصل فروخت کر کے لوٹ رہا تھا۔ ہمیں وہ اپنے گھر لے گیا۔ ہم نے بشیر سے پوچھا آپ نے اپنی فصل اتنی جلدی کیوں فروخت کر دی؟ کیا وجہ تھی؟ ابھی تو بازار بھی سستا ہے۔ ابھی فروخت کرنے پر قیمت بھی کم ملی ہوگی۔

بشیر کچھ دیر چپ رہا، پھر گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔ مجھے نقد پیسوں کی ضرورت ہے۔ کھیتی سے سال بھر کا خرچ نہیں چل پاتا۔ گھریلو خرچ کے لئے قرض لیا تھا اسے ادا کرنا ہے ساتھ ہی دیگر قرض بھی ادا کرنے ہیں۔

بشیر کے پاس 1 ایکٹر (ڈیڑھ بیگھہ) زمین ہے۔ اس کے پاس کھیتی کرنے کیلئے جدید آلات نہیں ہیں اسے اپنی 1 ایکڑ زمین جوتنے کے لئے اور کھاد، بیج، دوا سب کچھ قرض پر لینا پڑتا ہے۔ نہروں سے آبپاشی اور وقت پر بارش ہونے کی وجہ سے وہ دو فصلیں اپجاتا ہے۔ لیکن قرض ادا کرنے کیلئے وہ اپنی فصل جلد ہی فروخت کر دیتا ہے۔ پیسے کی کمی کی وجہ سے وہ قیمت بڑھنے کا انتظار نہیں کر سکتا۔ کھیتوں سے گزرتے ہوئے میں نے پوچھا ''اس سال تمہاری فصل کیسی ہوئی ہے''؟

بشیر نے کہا، اس سال فصل کم ہوئی ہے کیونکہ جتنے پیسے چاہئے تھے اتنے کا قرض نہیں مل پایا۔ 1 ایکڑ زمین میں صرف چار کوئنٹل گیہوں ہی ہوا ہے۔ بشیر جیسے چھوٹے کاشت کاروں کو آسانی سے قرض نہیں مل

پاتا ہے۔انہیں کئی بار مہاجن یا ساہوکار سے اونچے سود پر قرض لینا پڑتا ہے کیونکہ اس وجہ سے فصل کٹتے ہی اسے فروخت کر کے، سود کے ساتھ لئے گئے قرض کی رقم کو واپس کرنے کی جلدی ہوتی ہے۔ اگر وقت پر قرض کی رقم واپس نہ کی گئی تو زیادہ سود بڑھنے کی وجہ سے قرض کی رقم واپس کر پانا ممکن نہیں ہوتا۔ان کے پاس زمین کم ہوتی ہے اس لئے آمدنی ویسے ہی کم رہتی ہے۔ایسے حالات میں چھوٹے کاشت کار زراعت کے نئے نئے طریقوں کا استعمال نہیں کر پاتے۔

بشیر کی پریشانیوں کو ہم سمجھ رہے تھے۔ ہم نے اس سے پوچھا۔اب تم کیا کروگے؟ سال بھر کا گزارہ کیسے ہوگا؟ بشیر بولا ہم لوگ پرمود کے چاول مل پر باقی وقت کام کرتے ہیں۔آس پاس کے گاؤں سے چاول خریداری میں مدد کرتے ہیں۔

بشیر کے پاس دو گائے اور ایک بھینس بھی ہے جس کا دودھ وہ دکانداروں اور امدادی ایجنسی میں فروخت کرتا ہے جس سے کچھ آمدنی ہو جاتی ہے۔

سوال:

- چھوٹے کاشت کار زراعت کے علاوہ اور کون کون سے کام کرتے ہیں فہرست بنائیں۔
- بشیر جیسے کسانوں کو کھاد، بیج کے لئے قرض کہاں کہاں سے مل جاتا ہے؟ اس قرض کو کب اور کیسے واپس کرنا پڑتا ہے۔
- بشیر کو ڈیری میں دودھ فروخت کرنے میں کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہوگی اندازہ لگائیے۔
- اوسط کسان اور بشیر کے کام میں کیا فرق ہے؟

بشیر چھوٹا کاشت کار ہے، انہیں اپنی زمین سے سال بھر کے کھانے کے لئے اناج نہیں ہو پاتا۔انہیں دوسرے کے کھیتوں میں بھی کھیتی کرنی پڑتی ہے۔کھیتی اور گھر کے خرچ کے لئے انہیں وقت وقت پر قرض بھی لینا پڑتا ہے۔

احسان

ایک بڑا کسان

احسان شُگل پورہ گاؤں کا ایک اور کاشت کار ہے۔ اس کے پاس کاشت کاری کے لئے تقریباً 15 ایکڑ (24 بیگھہ) زمین ہے۔ زمین پوری طرح زرخیز بھی ہے۔ اس گاؤں میں اس سے بھی بڑے کاشت کار ہیں۔ جن کے پاس 40-30 ایکڑ تک زمین ہے۔ انہیں کھیتوں سے بڑی مقدار میں کاشت مل جاتی ہے۔

جب ہم احسان سے ملے تو وہ اپنے گھر کے باہر کھڑے مزدوروں سے اپنی ٹریکٹر کی ٹرالی سے گیہوں اتروا کر گھر میں رکھوا رہا تھا۔

السّلام علیکم! کہتے ہوئے ہم نے اس سے پوچھا۔ آپ گیہوں اندر رکھوا رہے ہیں کیا؟ ابھی فروخت نہیں کرنا ہے۔

احسان بولا۔ ابھی فروخت کر کے کیا ہوگا؟ قیمت بہت کم ہے۔ جب کچھ وقت بعد قیمت میں اضافہ ہوگا تو فروخت کیا جائے گا۔ وہ پھر بولا۔ آپ تو جانتے ہی ہیں اس وقت گیہوں کٹائی کا موسم ہے، اس وقت بازار میں زیادہ مقدار میں فصل آجاتی ہے۔ جس سے قیمت کم ملتی ہے۔ احسان کو ابھی پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ساتھ ہی اس کے پاس فصل کو رکھنے کے لئے گھر بھی ہے۔ اس وجہ قیمت بڑھنے کا انتظار کر رہا ہے۔

احسان نے ہمیں چائے ناشتہ کے لئے کہا۔ چائے کے ساتھ ساتھ ہی احسان نے بتایا کہ میں نے بینک سے قرض لے کر موٹر پمپ، تھریسر اور ٹریکٹر، ٹرالی جیسی کئی چیزیں خریدی ہیں اور اس کا قرض بھی مقررہ وقت پر

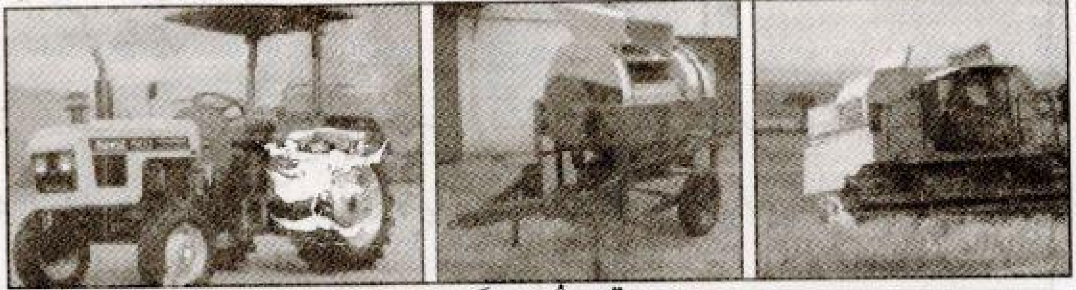

ہارویسٹر، تھریسر مشین اور ٹریکٹر

ادا کر دیا ہے۔ان مشینوں کی وجہ سے کھیتی آسان ہوگئی اور مزدوری کی کافی بچت ہوئی ہے جس سے پہلے کے مقابلے میں فائدے میں کچھ اور اضافہ ہوگیا ہے۔اب باقی بچے پیسوں سے زمین خریدنے کی سوچ رہا ہوں۔

ہم جب احسان کے یہاں سے چلے تو اس کے جیسے بڑے کسانوں کے بارے میں سوچنے لگے۔اپنے کھیتوں کی کمائی سے اس کے خاندن کا گزارہ اچھی طرح ہو جاتا ہے۔وہ زراعت کیلئے ضروری سبھی چیزیں کھاد، بیج، دوائیں کوئی کمی نہیں ہونے دیتا ہے۔ان سب چیزوں کے لئے اسے قرض بھی نہیں لینا پڑتا ہے۔کھیتی کی کمائی سے اتنا فائدہ ہو جاتا ہے کہ وہ نئی زمین خریدنے سے لیکر زراعت میں استعمال ہونے والے دیگر آلات خریدنے کی بھی سوچ پاتا ہے۔وہ سبھی کاموں کے لئے مزدور رکھ لیتا ہے۔انکو اور انکے خاندان کے دیگر افراد کو اپنے کھیتوں پر کام کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بڑے کاشتکار اپنے پاس ایک یا دو مزدور سال بھر کیلئے رکھتے ہیں،انہیں ہرواہا کہتے ہیں۔

احسان جیسے دیگر بڑے کسان کھیتی کے ساتھ ہی چاول کے مل بھی چلاتے ہیں۔مل کا چاول شہر کے بڑے تاجروں کو فروخت کرتے ہیں۔جس سے انہیں اچھی آمدنی ہو جاتی ہے وہ اپنے کھیتوں میں باغبانی بھی کرتے ہیں۔

سوال

1. چھوٹا کاشت کار،اوسط کاشت کار، بڑے کاشت کار ضرورت پڑنے پر قرض کہاں سے لیتے ہیں؟
2. آپ اپنے مشاہدے سے بتائیں کہ آپ کے یہاں چھوٹے کاشتکار کاشتکاری کے علاوہ کیا کیا کرتے ہیں؟
3. ایک بڑے کاشت کار اور چھوٹے کاشت کار کے زراعت کے کام کے طریقوں میں کیا فرق ہے؟
4. ایک بڑا کاشت کار پیداشدہ اناج کا کیا کرتا ہے؟استاد کے ساتھ چرچہ کریں۔

عارف

ایک زرعی مزدور

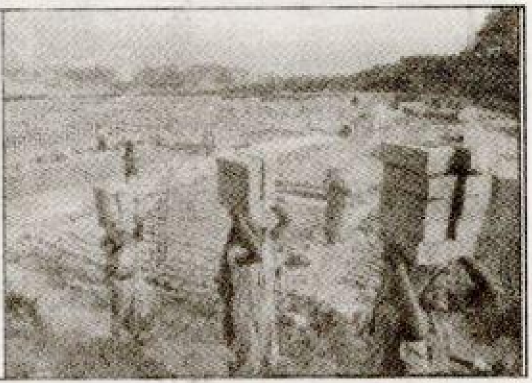

کھیتی کا کام نہیں رہنے پر اینٹ بھٹے پر کام کرتے مزدور

زرعی مزدور

شگل پورہ کے سبھی مزدور کام میں لگے ہوئے تھے۔ ہم ایک کھیت پر پہنچے جہاں گیہوں کی کٹائی چل رہی تھی گیہوں کی کٹائی کے وقت زیادہ مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کٹائی فوراً نہیں ہونے پر گیہوں ٹوٹ کر کھیتوں میں گرنے کا ڈر لگا رہتا ہے۔ وہاں ہم نے دیکھا کہ عارف اور اس کے جیسے دیگر مزدور زمین پر بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔ عارف جیسے مزدور خاندان جس کے پاس بالکل زمین نہیں ہوتی ہے زرعی مزدور کہلاتے ہیں یہ اپنے کھیتوں سے نہیں بلکہ پوری طرح دوسرے کے کھیتوں پر گزارہ کرتے ہیں۔ ہم نے عارف سے کام کے بارے میں پوچھا کہ اب آبپاشی اور فصل کی اچھی حالت سے کام مل جاتا ہوگا۔

کام کی تلاش میں گاؤں سے شہر پہنچے مزدور

عارف نے مایوسانہ انداز میں کہا فصلوں کی کٹائی کے وقت کام آسانی سے مل جاتا ہے لیکن سال کے باقی دنوں میں ہمیں مزدوری کہاں مل پاتی ہے؟ ہاں بوائی اور کٹنی کے وقت زیادہ کام ملتا ہے اور بعد میں

مویشی پروری

نہیں کے برابر۔ گاؤں میں مزدوری نہیں ملنے پر عارف اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نزدیک کے شہر میں مٹی ڈھونے، بالو ڈھونے اور زیر تعمیر مکانوں میں مزدوری کا کام کرتے ہیں۔ عارف کی بیوی کئی گھروں میں گھریلو دائی کے طور پر کام کرتی ہے۔ وہ لوگ گائے اور بھینس کو بھی پالتے ہیں۔ گذشتہ سال اسکا لڑکا جب بیمار ہوگیا تھا تو علاج کی غرض سے شہر لے جانے کیلئے اس نے قرض لیا تھا۔ قرض ادا کرنے کے لئے اس نے اپنی بھینس دی تھی۔ کچھ خانوادوں کو کام نہیں ملنے کی وجہ سے دوسرے خطوں میں جانا پڑتا ہے۔ دیہی خانوادوں میں بہت سے زرعی مزدور ایسے ہیں جو تھوڑا پیسہ کماتے ہیں جس سے ان کا گزارہ نہیں ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہ غیر زرعی کام (ٹوکری بنانا، مٹی کے برتن، اینٹ، جھاڑو، سوپ، پنکھا، چٹائی وغیرہ) بنا کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔

سوال:

1. زرعی مزدور اور چھوٹے کاشت کار میں کون سی مماثلت اور فرق ہے؟
2. عام طور پر زرعی مزدور کو قرض کہاں اور کیسے حاصل ہوتی ہے؟
3. مویشی پروری کی کیا وجہ ہے؟
4. زرعی مزدور کو کن کن مہینوں میں کام نہیں ملتا ہے؟ اپنے درجہ کے چار۔ پانچ طلباء کی ٹولی بنا کر معائنہ کیجئے؟

غیر زرعی کام

دستکاری

دستکاری

زری۔ گوٹا لگانے کا کام

سلائی کا کام

بڑھئی

ابھی تک آپ نے دیکھا کہ دیہی علاقوں میں لوگ کیسے زندگی گزارتے ہیں اور روزی روٹی کے لئے کتنی آمدنی کرپاتے ہیں، یہ اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ جس زمین کو جوتتے ہیں وہ کیسی ہے؟ کئی لوگ اس زمین پر زرعی مزدوروں کے طور پر منحصر ہیں۔ زیادہ تر کاشت کار

اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے اور بازار میں فروخت کرنے کے لئے بھی فصلیں اگاتے ہیں۔ کچھ کاشت کاروں کو اپنی فصل ان افراد کو فروخت کرنی پڑتی ہے جن سے وہ قرض لیتے ہیں۔ اسی طرح گزر بسر کرنے کے لئے دیہی علاقوں میں کچھ خاندان ایسے ہیں جو کاریگر کے طور پر بڑھئی، لوہار، راج مستری، درزی، مٹی کے برتن، کھلونا، دیا، اینٹ، ٹوکری، سوپ، ڈوری، پنکھا وغیرہ بنا کر اپنی روزی روٹی چلاتے ہیں۔ یہ ان ہاتھ سے بنائی گئی چیزوں کو گاؤں میں ہی فروخت کر کے اپنے خاندان کی پرورش کرتے ہیں۔ گاؤں میں کچھ خاندان ہاتھ سے کمبل، لوئی، چادر و کپڑوں پر زری اور گوٹا لگانے کا کام بھی کرتے ہیں۔ سائیکل مرمت کی دکان، راشن کی دکان اور اناج کی تجارت کرنے کے علاوہ ان دیہی علاقوں کے لوگ روزی روٹی کے لئے استاد، کلرک، آنگن باڑی سیویکا، ڈاکٹر، نرس، ڈاکیہ کے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔

سوالات

1. آپ کے گاؤں میں کون کون سی فصلوں کی کاشت کی جاتی ہے؟ فہرست بنائیں۔
2. اوسط کاشت کار زراعت کے کام کے لئے کن کن ذرائع سے دولت حاصل کرتے ہیں؟
3. عام طور پر آپ کے گاؤں میں ایک کاشت کار خاندان کو کاشتکاری سے گزارہ کرنے کے لئے کتنے ایکڑ زمین کی ضرورت ہوتی ہے، جس سے انہیں یا ان کے خاندان کے افراد کو دوسرے کے یہاں مزدوری نہیں کرنی پڑے؟
4. مہاجن یا ساہوکاروں کے یہاں سود کی شرح زیادہ کیوں ہوتی ہے؟
5. ایک فرد کو عموماً ایک سال میں کتنے وقت تک کاشت کار مزدور کے طور پر کام ملتا ہے اور باقی دنوں میں وہ اپنی روزی روٹی کیلئے کون کون سے کام کرتے ہیں؟
6. عارف اور احسان کے خاندان میں کیا فرق ہے؟
7. غیر زرعی کاموں کے تحت آپ کے گاؤں کے لوگ کون کون سے کام کرتے ہیں؟
8. غیر زرعی کام کسے کہتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ جواب دیجئے؟
9. آپ بڑے ہو کر اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے کون سا کام کرنا چاہتے ہیں اور کیوں؟
10. آپ نے باب میں الگ الگ کاشت کاروں کے بارے میں جانا۔ خالی جگہوں میں ان کے حالات

کے بارے میں لکھیے؟

کاشت کار کا نام	حالت	زمین	قرض کی حصولیابی	فصلوں کی فروخت	زراعت کے علاوہ دیگر کام
رحمت			بینک سے		مرغی پروری
بشیر		ڈیڑھ بیگھہ			
احسان				قیمت بڑھنے پر بیچتے ہیں	
عارف	زرعی مزدور				

مزدوروں کے ساتھ دیگر صوبوں میں ہوئے غلط سلوک سے پیدا ہونے والے تنازعہ وغیرہ۔

سوال۔ اپنے استاد کی مدد سے اوپر درج تنازعہ کے پیچھے چھپے وجوہات جانیں اور اس کے حل کی کیا صورتیں ہوسکتی ہیں بحث کریں۔

مساوات اور انصاف:

ہم سبھی آزاد ملک کے شہری ہیں۔ لیکن ہمیں پوری آزادی تب ملے گی جب سبھی کو جینے کے لئے برابر مواقع حاصل ہوں۔ نابرابری سماج کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے جیسے: چھوا چھوت، جنسی تفریق، مالی مواقع کی تفریق وغیرہ عام طور پر گھروں میں لڑکے اور لڑکیوں میں بھی تفریق کیا جاتا ہے۔ لڑکوں کو خاندان میں زیادہ مواقع دیئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں خاص لوگوں اور طبقے کے لوگوں کو الگ بیٹھا کر کھلایا جاتا ہے۔ دھیرے دھیرے سماج میں بیداری آرہی ہے اور ایسی وارداتیں کم ہوتی جارہی ہیں۔

مساوات بغیر انصاف کے ممکن نہیں، جمہوری حکومت مساوات اور انصاف کے لئے ہوتی ہے۔ حکومت نے قانون کے ذریعہ مستورات کو خاص درجہ دے کر مساوات کا حق دیا ہے۔ جیسے والدین کے مال و دولت میں برابری کا حصہ لڑکوں کو سماج میں زیادہ اہمیت دیا جاتا ہے جب کہ لڑکیوں کو کم اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ غلط اور نامناسب ہے۔ اس پر حکومت نے خصوصی توجہ دیتے ہوئے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے سرکاری اسکولوں اور کالجوں میں فیس ختم کردی ہے۔ ان کے لئے پوشاک منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔ اسی طرح مہادلت بچے بچیوں پر بھی حکومت نے خصوصی توجہ رکھتے ہوئے پوشاک کے ساتھ وظیفہ کا بھی منصوبہ شروع کیا ہے تاکہ انہیں بھی برابر مواقع حاصل ہوسکیں۔

حکومت قاعدے قانون بناتی ہے۔ کوئی فرد اگر کسی دوسرے فرد کی جائداد کو نقصان پہنچاتا ہے اس کی چیزیں چوری کرتا ہے تو حکومت کے ذریعہ بنائے گئے قانون کے تحت اسے سزا ہوسکتی ہے۔ حکومت کو بھی اپنے بنائے اصولوں کو ماننا ہوتا ہے۔ مثلاً اگر لوگوں کے ساتھ زبردستی ہوتی ہے یا ان کا روزگار یا زمین چھین لیا جاتا ہے تو عوام کو یہ حق ہے کہ وہ سرکار کے خلاف عدالت میں جاسکتی ہے۔

جمہوری حکومت رفاہ عام کے جذبے پر مبنی ہوتی ہے جو آزادی مساوات، انصاف اور اخوت کے جذبوں سے سرشار ہوتی ہے۔

مشق

1. خالی جگہوں کو پُر کریں:

i حکومت صوبہ کی .... مشکل ہے۔

ii صوبہ اپنا کام .... کے ذریعہ کرتی ہے۔

iii حکومت کے .... حصے ہیں۔

iv قانون .... بناتی ہے۔

v شاہی نظام حکومت میں طاقت .... کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

2. حکومت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

3. جمہوری حکومت کیا ہے؟

4. جمہوری حکومت میں کون کون عناصر ہیں؟ تشریح کریں۔

5. مندرجہ ذیل سوال آپ کے اسکول سے متعلق ہیں، ان سوالوں کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش استاد یا والدین کے ساتھ کریں۔

i) آپ کے اسکول کی عمارت بنانے کے لئے روپیہ کہاں سے حاصل ہوا؟

ii) مڈ ڈے میل کا بندوبست کون کرتا ہے؟

iii) آپ کے اسکول اور گاؤں یا محلے کے بیچ کی سڑک کس نے بنوائی ہے؟

iv) آپ کو حاصل ہونے والی کتب کی فراہمی کون کرتا ہے؟

باب۔6

مقامی حکومت

گرام پنچایت:

آج نوہٹہ مغربی میں مختلف ٹولوں اور گاؤں کے لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ وہ لوگ اپنے ٹولوں کی پریشانیوں کے متعلق رائے مشورہ کرنے کے لئے یکجا ہوئے ہیں۔ پنچایتی علاقے میں رہنے والے سبھی بالغ

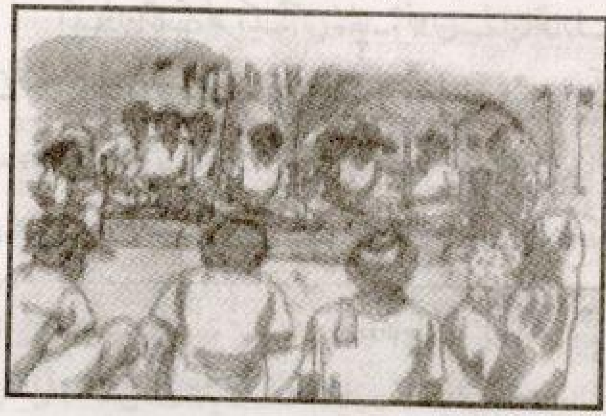

لوگ جب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو اسے مجلس عامہ کی شکل میں جانا جاتا ہے۔گاؤں کے شخص نے اپنے ٹولے میں سڑک بنوانے کے متعلق مجلس عامہ میں اپنی بات کہی۔ ایک دوسرے شخص نے اپنے یہاں پینے کے پانی کے متعلق پریشانیوں کو زور دار طریقے سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میرے ٹولے کی آبادی 300 لوگوں کی ہے جس میں مہادلت وغریب خاندان کے لوگوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

پھر بھی وہاں ایک ہی عوامی چاپاکل ہے۔ جس کا استعمال سبھی لوگ کرتے ہیں۔ اس سے کافی پریشانی ہوتی ہے۔ ساتھ ہی وہ چاپاکل کبھی کبھی خراب بھی ہو جاتا ہے تب پریشانی اور بڑھ جاتی ہے۔ اس مجلس عامہ میں (گرام پردھان) مکھیا بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ مکھیا گرام پنچایت کے صدر ہوتے ہیں۔

گاؤں کے لوگ اپنا چاپاکل خود کیوں نہیں ٹھیک کروا لیتے ہیں جبکہ اس کا استعمال پورا ٹولہ کرتا ہے۔ ذرا

سوچیے سڑک ہو یا چاپاکل کنواں ہو یا نالی کسی ایک فرد یا خاندان کا نہیں ہوتا۔ گاؤں ٹولوں یا محلے میں بہت ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو کسی مخصوص فرد کی نہیں ہوتی۔ اس کا استعمال سبھی لوگ کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ایسی چیزوں کو عوامی کہتے ہیں۔

عوامی چیزوں کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ یہ جب خراب ہو جائے گی تو کون اسے بنوائے گا؟ کیونکہ اس طرح کی چیزیں کسی مخصوص فرد کی نہیں ہوتی۔ اس کا محافظ کون ہوگا یا کوئی فرد زبردستی کرے تو اس مسئلے کو کون حل کرے گا۔ اس طرح کے مسئلوں کے حل کے لئے گرام سطح پر گرام پنچایت کا تصور کیا گیا ہے۔

ہم اس سبق میں گرام پنچایت کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کریں گے۔

فہرست رائے دہندگان:

ایک دن ثنا کے گھر ایک شخص پہنچا۔ جنہوں نے اپنا تعارف بی۔ ایل او (Booth Level Officer) کے طور پر دیا۔ وہ فہرست رائے دہندگان (ووٹر لسٹ) میں نام لکھنے آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ دو تین مہینے بعد پنچایت کا انتخاب ہوگا۔ اس لئے فہرست رائے دہندگان بنائی جارہی ہے۔ وہ کچھ بولتی کہ اس سے قبل ہی بی۔ ایل۔ او نے گھر کے ممبران کے بارے میں جانکاری (نام اور عمر) مانگی۔

ثنا: ''آپ ان کے نام اور عمر کیوں جاننا چاہتے ہیں؟''

بی ایل او: ''میں نے بتایا نہ کہ گرام پنچایت کا انتخاب ہونے والا ہے۔ اس لئے اس پنچایت کے ووٹ ڈالنے والے لوگوں کے نام لکھنے ہیں۔ ان کی فہرست کو انتخابی فہرست کہا جاتا ہے۔''

ثنا: ''سب سے پہلے میرا نام اور اس کے بعد میرے چھوٹے بھائی 'ثاقب' کا نام لکھیے۔''

بی ایل او: نہیں، ابھی آپ دونوں ووٹ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ 18 سال یا اس سے زیادہ عمر کی خاتون اور مرد ہی ووٹ دے سکتے ہیں۔''

ثنا کچھ سوچنے لگی تبھی اس کی ماں آ گئی۔ تب انہوں نے اپنا نام، عمر اور اپنے شوہر کا نام اور عمر بتائی۔ بی ایل او نے دونوں کا نام درج کرلیا۔

سوال: 1. ثنا کی بہن جس کی عمر 22 سال ہے شادی کے بعد پاس کے گاؤں میں رہتی ہے۔ کیا اُس کا نام انتخابی فہرست میں لکھا جائے گا۔
2. انتخابی فہرست کی ضرورت کیوں ہے؟

گرام پنچایت کا حلقہ:

ثنا: کیا ہر گاؤں میں گرام پنچایت ہوتی ہے؟

بی ایل او: نہیں ہمارے صوبہ بہار میں پنچایت کا قیام گاؤں کی آبادی کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ گرام پنچایت کے لئے یہ ضروری ہے کہ آبادی کم سے کم 7000 یا اس سے زیادہ ہو۔ اس لئے کہیں کہیں کئی چھوٹے گاؤں کو ملا کر ایک گرام پنچایت بنائی جاتی ہے۔

ریزرویشن کا نظم:

صوبہ بہار میں پنچایتی راج میں ایک الگ طرح کے ریزرویشن کا نظم حکومت کے ذریعہ کی گئی ہے۔ اس کو مقامی سطح پر ضلع مجسٹریٹ طئے کرتے ہیں۔ ہمارے یہاں شیڈول کاسٹ (درج فہرست ذات)، شیڈول ٹرائب (درج فہرست قبائل)، انتہائی پسماندہ طبقہ اور پسماندہ طبقہ کے لئے کچھ نشستیں محفوظ کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین کے لئے سبھی عہدوں کی نصف سیٹیں (پچاس فیصد) محفوظ کی گئی ہیں۔

ایک گرام پنچایت ایک گاؤں یا ایک سے زیادہ گاؤں کو ملا کر بنتی ہے۔ ایک گرام پنچایت کئی وارڈ میں منقسم ہوتا ہے۔ ہر وارڈ اپنا ایک نمائندہ منتخب کرتا ہے جس کو وارڈ ممبر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح حلقہ پنچایت کے سبھی افراد مل کر مکھیا کا انتخاب کرتے ہیں جو گرام پنچایت کا صدر ہوتا ہے۔ ان کی مدت پانچ سال کی ہوتی ہے۔ وارڈ ممبران اپنے ممبروں میں سے ہی نائب مکھیا کا انتخاب کرتے ہیں۔ جو مکھیا کی غیر موجودگی میں مکھیا کے فرائض انجام دیتا ہے۔

سوال: 1. ریزویشن کا نظم کیوں ضروری ہے؟ کلاس میں استاد کے ساتھ تبادلۂ خیال کریں۔
2. پنچایتی حلقوں کو وارڈوں میں کیوں بانٹا جاتا ہے؟
3. مکھیا کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟

ثنا: اگر سبھی وارڈ ممبر ایک ہی ٹولے/ محلے کے ہو جائیں، تو دوسرے محلے/ ٹولے کے بارے میں کون غور کرے گا۔

سڑک تعمیر

بی ایل او: نہیں، ایسا نہ ہو اس لئے ہر گرام پنچایت کو حلقوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔

گرام پنچایت کا ایک سکریٹری ہوتا ہے جو گرام سبھا کا بھی سکریٹری ہوتا ہے۔ جسے پنچایت سکریٹری بھی کہا جاتا ہے۔ سکریٹری کا انتخاب نہیں ہوتا بلکہ حکومت کے ذریعہ بحال کیا جاتا ہے۔ پنچایت کے سکریٹری کا کام گرام سبھا و گرام پنچایت کی میٹنگ بلانا کارکردگی کو رجسٹر میں لکھنا اور اس کا ریکارڈ رکھنا ہوتا ہے۔

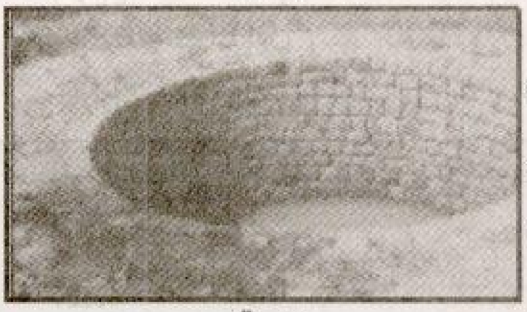
کنواں تعمیر

گرام پنچایت کے کام:

گرام پنچایت نوہٹہ کا اجلاس ہو رہا تھا۔ پنچایت کے کام کے متعلق چرچا کرنے کیلئے سبھی وارڈ ممبر اور مکھیا حاضر تھے۔ ایک ممبر نے کہا کہ اس کے وارڈ میں 150 روزگار کے کارڈ دیئے جا چکے ہیں لیکن انہیں کام کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اگر روزگار کا انتظام نہیں کیا گیا تو ہجرت کی حالت اور سنگین ہو جائے گی۔ سبھی نے مل کر طے کیا کہ تالاب کے کام پر اس وارڈ کے لوگوں کو پہلے رکھا جائے گا۔ اس طرح گرام پنچایت کے ذریعہ مقامی سطح پر مختلف طرح کے کام کئے جاتے ہیں۔ لیکن

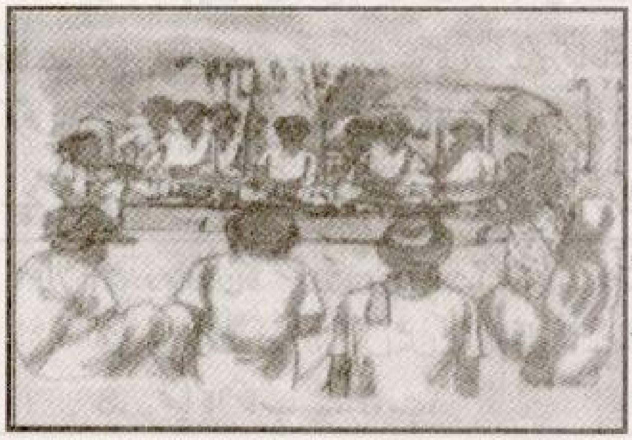
گرام کچہری

کچھ اہم کام درج ذیل ہیں۔

- گاؤں کے ترقیاتی منصوبوں کو گرام سبھا کے ذریعہ چرچا کے بعد عملی جامہ پہنانا۔
- زراعت، مویشی پروری، آبپاشی، ماہی گیری وغیرہ کو فروغ دینا۔
- دیہی رہائش (اندرا رہائش) پینے کا پانی، سڑک گھاٹ اور بجلی کا انتظام، بازار اور میلہ وغیرہ کا ممکنہ انتظام کرنا۔
- صحت وتندرستی فلاح وخاندانی فلاح، معذوروں کی فلاح کی منصوبہ بندی میں مدد کرنا۔
- کنواں، تالاب وغیرہ کی تعمیر۔
- باہمی امداد، زراعت کی ذخیرہ اندوزی اور فروخت کا انتظام کرنا۔

گرام پنچات کی آمدنی کے ذرائع:

گرام پنچایت کی آمدنی کے دو مخصوص ذرائع ہیں ایک ٹیکس کی صورت میں جو وہ خود لگاتی ہے اور دوسری گرانٹ کی صورت میں جو اسے حکومت کے ذریعہ موصول ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر پنچایت اپنے علاقے کے دکانداروں سے ٹیکس وصول کرتی ہے یہ ان کا خود کا ذریعہ ہے اور پنچایت کی کسی بھی ضروری کام پر اسے خرچ کیا جاسکتا ہے۔ گرامین روزگار پروگرام یا رہائش منصوبہ کے لئے پنچایت کو زر حکومت کے ذریعہ موصول ہوتا ہے۔ یہ پیسہ اسی منصوبہ کے تحت خرچ کئے جاسکتے ہیں۔

گاؤں کی انتظامیہ

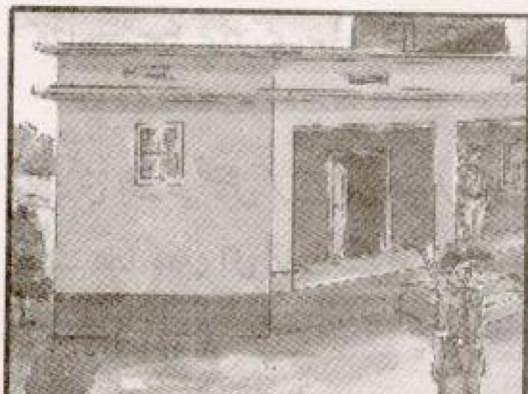

ہمارے ملک میں چھ لاکھ سے بھی زیادہ گاؤں ہیں ان کی پریشانیوں کو سلجھانا آسان کام نہیں۔ گاؤں میں بھی بہتر انتظام کے لئے ایک انتظامیہ ہوتی ہے۔ آپ کو اس کے بارے میں بھی جاننا چاہیے۔

پولس تھانہ کا کام:

رام جی راجپور گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ رام

جی اپنے کھیت میں ایک کمرہ بنانا چاہتے تھے۔ چہار دیواری بنانے کے لئے کام گاروں کو بلا کر گڈھا کھدوانے لگے۔ تبھی پرکاش موہن نے آکر اسے منع کیا کہ آپ اپنی ہی زمین میں چہار دیواری بنایئے۔ رام جی اس بات سے متفق نہیں ہوئے۔ انہوں نے مزدوروں کو کام بڑھانے کے لئے کہا۔ پرکاش اس پر ناراض ہوکر جھگڑا کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ رام جی پہلے گرام پنچایت کے مکھیا رہ چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنی طاقت اور دولت کے زور پر چہار دیواری کا کام پورا کرالیا اور پرکاش کے ساتھ مار پیٹ بھی کی۔

پرکاش موہن کے بھائی شیام جی پٹنہ میں تجارت کرتے تھے، گھر آئے تو سارے واقعات کو سنا۔ شیام جی نے پرکاش کو نزدیک کے پولس تھانے میں معاملے کی رپورٹ کرانے کے لئے تیار کیا۔ موہن کے پڑوسی ایسا نہیں چاہتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ایسا کرنا پیسہ اور وقت کی بربادی ہے۔ شیام جی نے سب کو سمجھا کر رپورٹ

تبادلہ خیال کریں:

1. کیا تھانہ میں سبھی لوگ اپنے مسائل لے کر جاسکتے ہیں؟ استاد سے چرچا کریں۔
2. پولس کے کون کون سے کام ہیں؟ فہرست بنایئے۔
3. کیا اس مسئلے کو سلجھانے کا اور بھی کوئی طریقہ ہوسکتا ہے؟

لکھانے کے لئے موہن کو لے کر تھانے چل پڑا۔

پرکاش نے شیام جی سے پوچھا کہ کیا تھانے کے حلقہ میں ہمارا گاؤں آتا ہے؟ شیام: جی ہاں، ہر تھانے کا ایک حلقہ ہوتا ہے اس میں ہوئی چوری، حادثات، مار پیٹ، جھگڑے وغیرہ کی رپورٹ درج کر کے

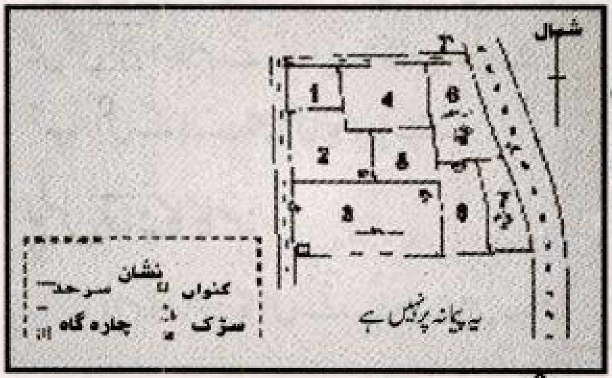

تھانہ کی انتظامیہ تفتیش کر کے کارروائی کرتی ہے۔ ہمارا گاؤں اسی تھانے کے حلقہ میں آتا ہے۔

معاملہ درج کرایا۔ تھانیدار نے جائے واردات پر جا کر معاملے کی تفتیش کی اور قانون کے موافق کارروائی کرنے کا وعدہ کیا۔

حلقہ کارندے کا کام:

آپ نے رام جی اور پرکاش کے جھگڑے کو جانا۔ کیا پولس تھانہ کو چھوڑ کر بھی اس مسئلہ کا حل کیا جاسکتا ہے؟ کیا کوئی سبھی لوگوں کے زمین کا دستاویز رکھتا ہے؟ ان کو رکھنے والا کون ہوتا ہے؟

گاؤں کے زمین کو ناپنا اور اس کا دستاویز رکھنا حلقہ کارندے کا کام ہوتا ہے۔ اس کو پٹواری، لیکھ پال، گرامین ادھیکاری، قانون گو بھی کہتے ہیں۔ ہمارے یہاں زمین کا لیکھا جوکھا رکھنے والے کارندے کو حلقہ کارندہ کہتے ہیں۔ حلقہ کارندے کی بحالی صوبائی حکومت کرتی ہے۔ وہ کچھ گاؤں کے لئے ذمہ دار ہوتا ہے۔ نقشہ کی بنیاد پر بنے خسرہ کے مطابق وہ زمین کا رکارڈ رکھتا ہے۔

حلقہ کارندے کے پاس کھیت ناپنے کے لئے لوہے کی لمبی زنجیر ہوتی ہے۔ اسے زریب کہتے ہیں۔ رام جی اور پرکاش کے جھگڑے کو حلقہ کارندہ بغیر جھگڑے کے پرامن طریقہ سے سلجھا سکتا ہے۔ کارندہ نقشہ کی بنیاد پر زمین کو ناپ کر رام جی اور پرکاش کی زمین کو دیکھ لیتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کون کس کی زمین پر بڑھ رہا ہے۔ اس کو مندرجہ ذیل مثالوں کے ذریعہ سمجھایا جاسکتا ہے:

نمبر شمار	علاقہ ہیکٹر میں	زمین مالک کا نام، ولدیت/زوجہ کا نام اور پتہ	اگر بٹائی پر ہے تو دوسرے کسان کا نام	اس سال کاشت کی گئی زمین			خالی زمین	سہولتیں
	1	2	3	4	5	6	7	8
1	0.45	پرکاش موہن ولد رام دکھی	نہیں	دھان	0.45	--	--	--
2	0.30	راجی ولد سیوک جی	نہیں	دھان	0.25	0.05	--	کنواں
3	7.00	حکومت بہار کی زمین	نہیں	--	--	--	700	چارہ گاہ

حالات دیکھ کر بتائیے:

(الف) پرکاش کے گھر کے جنوب (دکھن) میں جو زمین ہے وہ کس کی ہے؟

(ب) رام جی اور پرکاش کے بیچ کی سرحد پر نشان لگایئے؟

(ج) پلاٹ نمبر تین کو کون استعمال کرسکتا ہے؟

(د) پلاٹ نمبر دو اور تین کے متعلق کون کون سی جانکاریاں ہمیں حاصل ہوسکتی ہیں؟

حلقہ کارندہ (تحصیل دار)، خراج (محصول زمین) جمع کراتا ہے اور حکومت کو اس کی زمین پر ہونے والی فصلوں کی بھی جانکاری دیتا ہے۔ وہ پیائش کے ذریعہ یہ کام کرتا ہے کاشت کار کی فصلوں کی تفصیل، کنواں، نل کوپ وغیرہ کا حساب کتاب بھی محکمہ محاصل کا کام ہے۔ اس کام کی نگرانی اعلیٰ حکام کرتے ہیں۔ صوبہ بہار کئی اضلاع میں بٹا ہوا ہے۔ زمین کا حساب کتاب رکھنے کے لئے اضلاع کو بلاک اور سب ڈویزنوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ضلع میں سب سے پہلے ضلع مجسٹریٹ، نائب ضلع مجسٹریٹ (اراضی سدھار) سرکل آفیسر، سرکل انسپکٹر اور آخر میں حلقہ کارندہ ہوتا ہے۔

ایک نیا قانون
(ہندو قانون دفعہ 2005)

جب ہم ان کسانوں کے بارے میں سوچتے ہیں جن کے پاس زمین ہے تو آم طور سے ہمارے تصور میں مرد ہوتے ہیں۔ مستورات کی حیثیت کاشت کاری کے کام میں محض ایک مددگار کی ہوتی ہے۔ ان کے بارے میں زمین کے مالکانہ حق کے بارے میں کبھی بھی سوچا نہیں جاتا ہے۔ حال تک کئی صوبوں میں ہندو عورتوں کو خاندانی زمین میں حصہ نہیں ملتا تھا۔ والد کے انتقال کے بعد زمین بیٹوں میں تقسیم کردی جاتی تھی۔ حال ہی میں یہ قانون بدل دیا گیا ہے۔ نئے قانون کے مطابق بیٹوں، بیٹیوں اور ان کی ماں کو برابری کا حصہ ملتا ہے۔ یہ قانون سبھی صوبوں اور مرکزی حکومتی علاقوں میں بھی نافذ ہوگا۔ اس قانون سے بڑی تعداد میں مستورات کو فائدہ ہوگا۔

یہ سبھی اپنی سطح سے کام کی نگرانی کرتے ہیں اور انتظام رکھتے ہیں کہ اکاؤنٹ رجسٹر درست ہو۔ یہ کاشت کاروں کو ان کی زمین کے کاغذات کی نقل بھی دیتے ہیں۔ عوام کی ضرورت پر ذات و آمدنی کی سند بھی جاری کرتے ہیں۔ سرکل آفیسر کے دفتر میں اراضی کے تنازعات سلجھائے جاتے ہیں۔

ایک بیٹا کی چاہ
وراثت میں ملا یہ گھر
پاپا کو اپنے والد سے
یہی گھر ملے گا
میرے بھیا کو میرے والد سے
لیکن میں اور میری ماں
ہمارا کیا؟
بتا دیا گیا ہے مجھے
والد کے گھر میں حصے کی بات
عورتیں نہیں کیا کرتیں
لیکن مجھے چاہئے ایک گھر اپنا
بالکل میرا اپنا
نہیں چاہئے
جہیز میں ریشم اور سونا

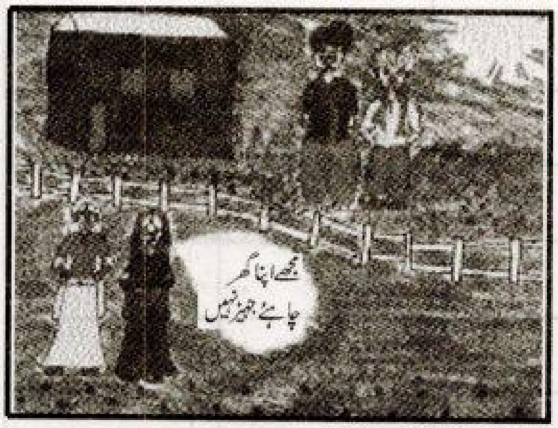

جیا ایک کاشت کار خاندان کی بیٹی ہے۔ وہ شادی شدہ ہے اور پاس کے ہی گاؤں میں رہتی ہے۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد جیا اکثر کاشت کاری کے کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے آتی ہے۔ اس کی والدہ نے تحصیلدار سے کہا کہ زمین پر اب بیٹے کے ساتھ ساتھ اس کا اور اس کی دونوں بیٹیوں کا نام بھی ریکارڈ میں آجائے۔ جیا کی ماں بڑی خود اعتمادی کے ساتھ چھوٹے بیٹے اور بیٹی کی مدد سے کاشتکاری کا کام سنبھالتی ہے۔ جیا بھی اسی یقین سے جی رہی ہے کہ ضرورت ہونے پر وہ اپنے حصے کی زمین سے کام چلا سکتی ہے۔

حکومت کے کچھ عوامی کام جو کہ لوگوں کے لئے چلائے جاتے ہیں وہ کئی محکموں کی دیکھ ریکھ میں ہوتے ہیں۔ جیسے دودھ پیدا کرنے والی کمیٹی، راشن کی دکان، بینک، بیج اور کھاد کے لئے ابتدائی کاشتکاری شاخ امدادی کمیٹی (پیکس) ڈاک بنگلہ، آنگن باڑی، سرکاری اسکول، ابتدائی صحت مرکز (پرائمری ہیلتھ سنٹر) وغیرہ۔

اپنے علاقے کی کسی دو عوامی خدمات کے بارے میں یہ جدول پر کریں:

عوامی خدمات	مقاصد	طریقہ کار	مشکلات	سدھار کے طریقے

شہروں کا مقامی انتظام

شہروں میں بھی آبادی کے موافق انتظامیہ کی تشکیل کی جاتی ہے۔ بڑے شہروں کے لئے کارپوریشن اور چھوٹے شہروں کے لئے شہری کونسل اور قصباتی شہروں کے لئے نگر پنچایت کی تشکیل کی گئی ہے۔ صوبہ بہار میں کوئی میٹروپولیٹن شہر نہیں ہے۔ ہمارے یہاں صرف کارپوریشن، شہری کونسل اور شہری پنچایت ہی ہیں۔ شہری کونسل متوسط سطح کے شہروں، جن کی آبادی 40 ہزار سے دو لاکھ کے بیچ ہوتی ہے وہاں اس کی تشکیل کی جاتی ہے۔ اسی طرح چھوٹے شہر جو گاؤں سے شہر کی صورت لے لیتے ہیں وہاں شہری پنچایت بنائی جاتی ہے۔ شہر بننے کے لئے یہ مانا جاتا ہے کہ زیادہ تر لوگ اپنی روزی کاشتکاری سے نہیں بلکہ تجارت، نوکری، صنعت و حرفت وغیرہ

سے چلاتے ہیں۔ شہر میں کام کرنے والے لوگوں کے بارے میں آپ نے پہلے پڑھا ہے۔

بہار میں پٹنہ میونسپل کارپوریشن کی تشکیل 1952 میں کی گئی تھی۔ بہار کے دیگر شہروں مظفر پور، بھاگلپور، دربھنگہ، گیا، آرہ اور بہار شریف میں بھی کارپوریشن کی تشکیل کی گئی ہے۔

سوال: 1. شہر کیسے بنتے ہیں؟ آس پاس کی مثالوں کے ساتھ مباحثہ کیجئے۔

2. شہری پنچایت اور شہری کونسل میں کیا فرق ہے؟ پتہ کیجئے۔

کارپوریشن/شہری کونسل:

آپ جانتے ہیں کہ پٹنہ میں کارپوریشن ہے۔ کارپوریشن کو بہتر طور سے سمجھنے کے لئے ہم لوگ پٹنہ

میونسپل کارپوریشن کو جانیں گے۔ انگریزوں کے وقت سے ہی پٹنہ سٹی میں شہری کونسل اور پٹنہ انتظامیہ کمیٹی قائم تھی۔

شہر کو آبادی کے مطابق کئی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جسے وارڈ کہتے ہیں۔ پٹنہ شہر کو 72 حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سبھی وارڈوں سے ایک ایک شخص منتخب کرآتے ہیں وہ

اپنے وارڈ کے کونسلر کہلاتے ہیں۔ سبھی کونسلر کا انتخاب پانچ سال کے لئے ہوتا ہے۔ کارپوریشن اپنے منتخب ممبران میں سے ہی ایک میئر اور ایک نائب میئر کا انتخاب کرتی ہے۔ میئر کارپوریشن کا صدر رہتا

ہے۔ کارپوریشن کی نشست ہر ایک ماہ ہوتی ہے۔

کارپوریشن کے کام کرنے کے لئے الگ سے کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ جیسے تعلیم، صحت، معالجہ، عوامی تعمیر، باغات وغیرہ۔ کارپوریشن کے انتظامیہ کے لئے ایک کمشنر ہوتا ہے جو عام طور پر ہندوستانی انتظامیہ ملازمت (I.A.S) کی سطح کا آفیسر ہوتا ہے۔ شہری کمشنر کارپوریشن کا خصوصی انتظام کار ہے۔ کارپوریشن اور کمیٹی کے ذریعہ لئے گئے فیصلوں کے تحت کام پورا کرنا کمشنر اور ملازمین کا کام ہے۔ مثال کے طور پر پٹنہ

کارپوریشن کے کام اس طرح ہیں:

1. پانی، صحت اور معالجہ کے متعلق کام، جیسے پانی کا انتظام
2. عوامی سہولت کے کام، جیسے سڑک صاف کرنا، کچرا اٹھانے کا انتظام کرنا، نالے کی صفائی، عوامی استنجا خانہ اور بیت الخلاء کا انتظام وغیرہ۔
3. ترقی کے متعلق کام، جیسے سڑک بنانا، نالے کھدوانا، سڑکوں پر روشنی کا انتظام اور گاڑیوں کے پڑاؤ کا انتظام کرنا وغیرہ۔
4. تعلیم کے متعلق کام، جیسے اسکول اور مدرسے کی تعمیر وغیرہ۔
5. انتظامی کام جیسے پیدائش اور اموات کا رجسٹریشن وغیرہ۔

6. وقت ناگہانی کے کام، جیسے آگ لگنے پر بجھانا، سیلاب آنے پر روکنے کے لئے انتظام کرنا وغیرہ۔
7. ماحولیات کی حفاظت کا کام، جیسے پودے لگانا اور اس کی دیکھ بھال کرنا وغیرہ۔
8. جھگی جھونپڑی، گندی بستی کے لئے ترقیاتی کام وغیرہ
9. متفرق کام، جیسے زمین اور مکان کی پیمائش اور نقشہ بنانا، مردم شماری، کیل خانہ وغیرہ کا انتظام کرنا۔

اسی طرح دیگر شہروں میں شہری کونسل یا شہری پنچایت کونسل بنا کر کام کیا جاتا ہے۔

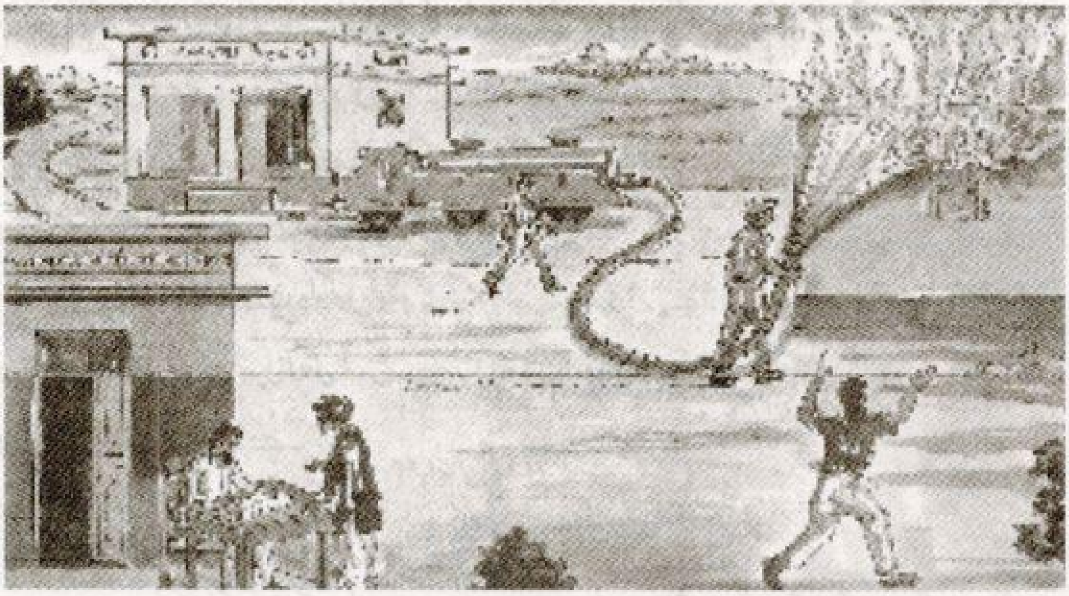

سوال:

1. کونسلر کو انتخاب کے ذریعہ کیوں منتخب کیا جاتا ہے؟
2. شہری کونسل کے کونسلر اور حلقہ کارندہ کے کام میں کیا فرق ہے؟
3. الگ الگ کمیٹیاں بنانے کی ضرورت کیا ہے؟
4. کیا ان کونسلوں سے مقامی پریشانیوں کا حل ہو سکتا ہے؟ اپنے علاقہ کا مثال دیتے ہوئے سمجھائیں۔
5. گرام اور شہر دونوں جگہ وارڈ بنائے گئے ہیں۔ ایسا کیوں؟ چرچا کریں۔

سوال: آپ کے آس پاس کے شہروں میں صفائی کا انتظام کیسا ہے، آپس میں چرچا کریں۔

سورت کی کہانی:

1996 میں سورت میں بھیانک پلیگ پھیلا تھا۔ سورت ہندوستان کے سب سے گندے شہروں میں ایک تھا۔ لوگ گھروں اور ہوٹلوں کا کوڑا کچڑا نزدیک کے نالیوں یا سڑک پر پھینک دیتے تھے۔ اس سے صفائی کارندوں کو کوڑا، کچڑا اُٹھانا اور اسے ٹھکانے لگانے میں کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ساتھ ہی شہری کونسل اپنا کام صحیح ڈھنگ سے نہیں کر رہی تھی جس سے حالت بد سے بدتر ہو گئے۔

پلیگ ہوا کے ذریعہ پھیلتا ہے۔ جن لوگوں کو پلیگ ہو جائے انہیں دوسروں سے الگ رکھنا پڑتا ہے۔ سورت میں بہت سے لوگوں نے اپنی جان گنوائی۔

قریب تین لاکھ سے زیادہ لوگوں کو شہر چھوڑنا پڑا۔ پلیگ کے ڈر سے لازمی کر دیا گیا کہ شہر کونسل مستعدی سے کام کرے نتیجتاً پورے شہر کی اچھی طرح سے صفائی ہوئی۔ آج کی تاریخ میں ہندوستان کے سب سے صاف شہروں میں سورت کا نام آتا ہے۔

آمدنی کے ذرائع:

اتنے سارے کام کرنے کے لئے بہت سارا پیسہ چاہئے۔ کارپوریشن یہ رقوم الگ الگ وسائل سے اکٹھا کرتا ہے۔ ان رقوم کا ایک بڑا حصہ حکومت کے ذریعہ موصول ہوتی ہے۔ لوگ جو ٹیکس دیتے ہیں اسی سے حکومت ان رقوم

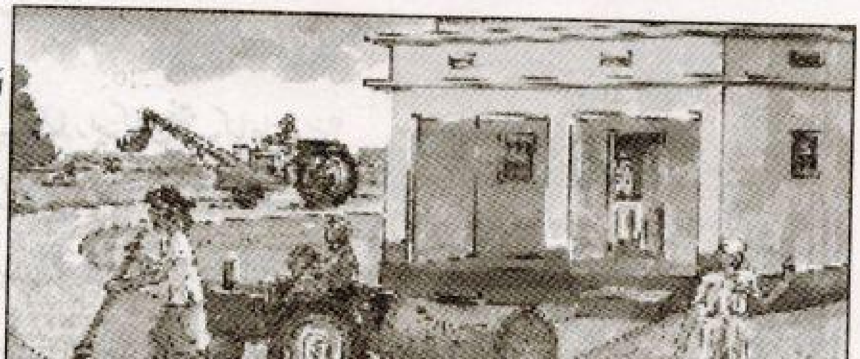

کومہیا کرواتی ہے۔

کچھ ٹیکس ایسے ہوتے ہیں جو کارپوریشن خود وصول کرتی ہے۔ جیسے ہولڈنگ ٹیکس (گھر ٹیکس، آبی ٹیکس، بیت الخلاء ٹیکس وغیرہ) پیشہ ٹیکس وغیرہ۔ اس کے علاوہ کارپوریشن اپنی دکانوں سے کرایہ بھی وصولتی ہے۔ اس لئے کارپوریشن کی آمدنی کے ذرائع ذیل ہیں۔

1. مکان ودکان اور دیگر ٹیکس
2. حکومت کے ذریعہ حاصل ہونے والی امداد
3. دیگر مختلف طریقوں سے لئے جانے والے رقوم، جیسے ہولڈنگ، موبائل ٹاور وغیرہ
4. کارپوریشن قرض بھی لے سکتا ہے۔

سوال:
1. ٹیکس کی ضرورت کیوں ہے؟
2. معلوم کیجئے کہ کارپوریشن/شہری کونسل/شہری پنچایت کو لوگوں کی مصروفیت ٹیکس کی صورت میں آمدنی حاصل ہو پاتی ہے یا نہیں؟

مشق

1. اپنے علاقے یا نزدیک کے دیہی علاقے میں پنچایت کے ذریعہ کئے گئے کسی ایک کام کی مثال دیجئے اور اس کے بارے میں درج ذیل باتیں معلوم کیجئے:
   (i) یہ کام کیوں کیا گیا؟
   (ii) پیسہ کہاں سے آیا؟
   (iii) کام مکمل ہوا یا نہیں؟

2. پنچایت سکریٹری کون ہوتا ہے؟ پنچایت سکریٹری اور گرام پنچایت کے صدر کے کاموں میں کیا فرق ہے؟

3. گاؤں میں اراضی تنازعہ ہے مگر آپس میں جھگڑا نہیں تو اس تنازعہ کو کیسے سلجھائیں گے؟ اس میں حلقہ کارندے کی کیا کردار ہوگی؟

4. نظم ''ایک بیٹا کی چاہ'' میں کس مدعے کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے؟

5. شہری کونسل اور شہری پنچایت میں کیا فرق ہے؟

6. شہری کونسل کے کمشنر کی بحالی کون کرتا ہے اور اس کے کون کون سے کام ہیں؟

7. ایک دیہی علاقہ ہے، دوسرا شہری علاقہ ہے، ان کی کن کن صورتوں میں آپ فرق کرتے ہیں۔ استاد کے ساتھ گفتگو کریں۔

8. گرام پنچایت اور شہری انتظامیہ کے اہم کام کون کون سے ہیں؟ اپنے تجربے کی بنیاد پر دو مثالیں دے کر سمجھائیں۔

9. گرام پنچایت اور شہری کونسل کی آمدنی کے کون کون سے ذرائع ہیں؟ فہرست بنائیں۔

وَندے ماترم

سُجلام سُفلام مَلیَج شیتلام،

شسیے۔شیام لام مَاترَم

وَندے مَاترَم!!

شُوبھر۔جیوتسنا۔پُلکِت۔یامینیم،

پھلّ۔کوسُومِت۔دُرم دَل۔شُوبھینیم

سُوہاسنیم،سومدھُر بھاشنیم،

سُوکھددَام،وَردام،مَاترَم!!

وَندے مَاترَم!!

SAMAJIK, ARTHIK AND RAJNITIK JIVAN

Class-VI

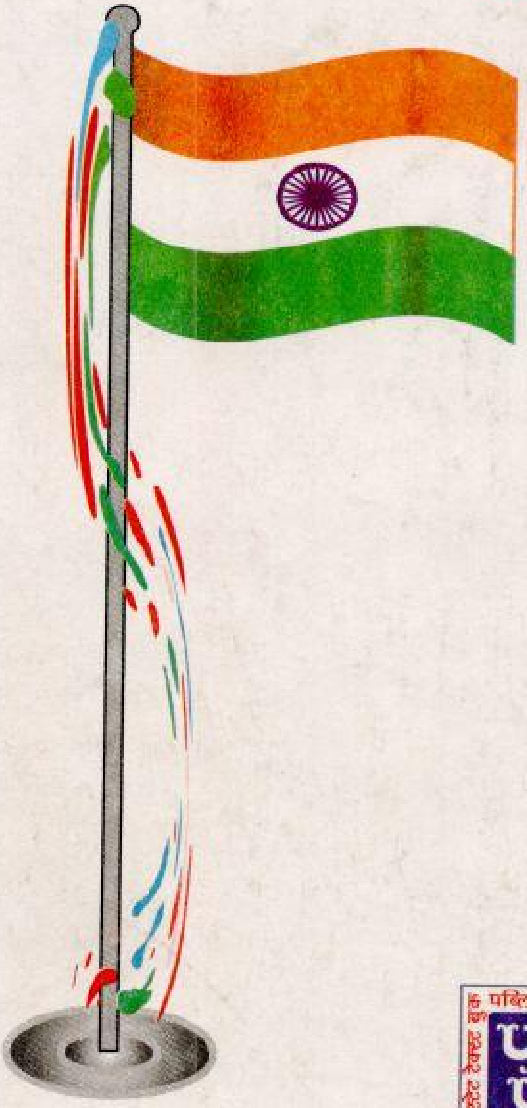

قومی ترانہ

جَن گَن مَن اَدھینایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ وِدھاتا !
پنجاب سندھ گجرات مراٹھا
دراوڑ اُتکل بنگ !
وِندھیہ ہماچل یمنا گنگا
اُچھل جل دھی ترنگ !
تو شبھ نامے جاگے،
تو شبھ آشش ماگے،
گاہے تو جے گاتھا !
جَن گَن منگل دایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ وِدھاتا !
جیہ ہے، جیہ ہے، جیہ ہے،
جیہ جیہ جیہ، جیہ ہے !

बिहार स्टेट टेक्स्ट बुक पब्लिशिंग कॉरपोरेशन लिमिटेड पटना

सत्र : 2015-16 | सामाजिक, आर्थिक एवं राजनीतिक जीवन भाग-1 कक्षा-6 (उर्दू) | नि:शुल्क वितरण हेतु

आवरण मुद्रण : आकाशगंगा प्रेस, बिरला मंदिर रोड, पटना-800 004